رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۲۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

فیض علی صابر منیجر

البدر

محمد افضل ایڈیٹر

نمبر ۴ | قادیان دار الامان - ۱۳ فروری سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۱۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۰ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

البدر

(۱) چونکہ اب نئے سال ۱۹۰۳ء سے نیا حساب سالانہ شروع ہوا ہے اس لئے ان اصحاب کی خدمت مین جو کہ ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء یعنی جلد اول نمبر اسے البدر کے خریدار ہین التماس ہے کہ وہ البدر کے ابتدائی ۹ نمبر یعنی لغایت ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک قیمت ۱۲؎ ارسال کر دیوین کیونکہ سال کے ۵۲ نمبر کے حساب سے ۹ نمبر کی قیمت اتنی ہی ہوتی ہے اور آئندہ اون کا حساب یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء سے شروع ہوئیگا +

(۲) ہمارے پاس کثرت سے اس امر کی شکایت پہونچی ہے کہ نمبر ۲ کی بعد ۲۳ جنوری کا اخبار نہین ملے جو نکہ اخبار دا قعہ مین ۳۰ جنوری کے دو تین دن بعد شائع ہوا اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے احباب کو شکایت کا موقع ملتا اور ممکن ہے کہ ابھی کچھ عرصہ تک گاہی بگاہی ایسی شکایتون کے اور موقع بھی آویں جن کی وجوہات عنقریب ایک ضمیمہ کی صورت مین آپکو معلوم ہون گی آجتک جن احباب کے پاس مختلف اوقات مین البدر کے نمبر نہین پہونچے وہ دفتر البدر مین اطلاع دین تا کہ افسران محکمہ ڈاک کو اطلاع دیجاوے اور اس قسم کی شکایتون کا تدارک ہو۔

(۳) آئندہ انشاء اللہ تعالے ہر ایک خریدار کے پتہ کے ساتھ اسکا نمبر ہوگا۔ خط وکتابت مین اپنے نام کے ساتھ اوس نمبر کا ضرور حوالہ دیا جاوے +

تازہ حالات

مورخہ ۳ فروری کو حضرت اقدس نے یہ الہام سیر مین سنایا جو کہ درج ہونے سے رہ گیا تھا "برز ما عند ھم من الماحہ" (جس قدر تیر اون کے پاس تھے وہ اب نکال ملے)

مورخہ ۸ فروری کو آپنے سیر مین فجر کا الہام سنایا "حرب مھیجہ" (جوش سے بھری ہوئی لڑائی) فرمایا کہ اس کا اشارہ یا تو مقدمہ کی شاخون کی طرف معلوم ہوتا ہے یا آریہ سماج کو جو اشتہار انعام ملا ہے اس سے جوش مین آکر وہ لوگ کچھ گندی گالیان وغیرہ دیوین چنانچہ شام کو ایک اشتہار آریون کی طرف سے نکل آیا جسمین ایسے ہی گندے الفاظ تھے اور اصل مضمون پر کوئی معقول بات نہ تھی اسپر آپ نے فرمایا کہ چونکہ الہام کے بعد نیا معاملہ یہی پیش آیا ہے ہم اس پر چسپان کرتے ہین۔ خدا نے اسکے مقابلہ پر کیا سامان رکھے ہین ہمین اس کی خبر نہین ارادہ الٰہی پر تقدم بے ادبی ہے اور اسی لئے اسکے مقابل پر غضب سے بھرا ہوا اشتہار نکالنا درست نہین اوس مین نفس کے رگ وریشے ہونگے اس کے لئے جو راہ خدا نکالے وہ ٹھیک ہوگی +

مورخہ ۹ فروری کو سیر مین یہ الہامات حضرت اقدس نے سنائے "انی مع الاسباب اتیک بغتۃ انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب انی مع الرسول محیط"

مورخہ ۱۰ فروری کو سیر مین یہ الہامات سنائے انی مع الرسول اقوم ولن ابرح الارض

الی الوقت المعلوم

اس ہفتہ مین ملک نظام دکن عثمان آباد سے ایک خط آیا ہے جسپر ۷۰ آدمیون کے دستخط ہین اور وہ مصیبت مین اس لئے داخل ہوتے ہین کہ وہان طاعون کثرت سے ہے اور وہ گہرون سے باہر نکلے ہوئے ہین کوئی علاج کارگر نہ ہوا حضرت اقدس نے ان کے حق مین دعا فرمائی ہے اور وہ الہام دیا مسیح الخلق عدوانا پورا ہوگیا +

اخبار سول ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء مین ہندوستان کی جو تعداد اموات تھی جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کی تعداد اموات ہندوستان بہر کی اوس سے دوگنی ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ وہ اخبارات جو کہ آپ کی مخالفت مین ہمیشہ خلاف واقعہ باتین درج کرتے ہین اور گند اور فحش بیانی ان کا کام ہے ان کو ہرگز نہ لیا جاوے اور نہ ان کے مقابلے پر اشتہار وغیرہ دیا جاوے یہ ان کو ایک اور موقعہ گند بکنے کا دیتا ہے یہ وقت دعا اور تضرع کا ہے کہ اللہ تعالے ہم مین اور ہماری قوم مین فیصلہ کردے

ضیق النفس

(۱) حقہ کی چلم مین سے گل لیکر اسے جلا کر پھر پانی مین گھول کر کے آگ پر جذب کرو اور ایک رتی کھلاؤ

(۲) اگر قبض ہو تو میگنیشیا اور وائی برنم ملا کر دو۔

(۳) بلاڈونہ افیون سم الفار شنگرف | یہ ایک گولی کا وزن
۱۔ گرین ۱۔ گرین ½ گرین چند قطرہ | یہ ایک ایک صبح وشام

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ یعنی اس وقت خط وکتابت کا ذریعہ عام ہون گے۔ اور کتب کثرت سے دستیاب ہو سکینگی **وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ** اس وقت اونٹیان بیکار ہون گی ایک زمانہ تہا کہ یہان ہزارہا اونٹ آیا کرتے مگر اب نام ونشان بھی نہین ہے اور مکہ مین بھی اب نہ رہین گے ریل کے جاری ہونے کی دیر ہے۔ پھر عرب صاحب نے کسوف خسوف رمضان کی نسبت دریافت کیا کہ اس کا ذکر آپ کی کتب مین بھی ہے کہ نہین۔

شق القمر فرمایا کہ یہ ایک پرانا نشان چلا آتا تہا جو کہ اس وقت پورا ہوا ہے براہین احمدیہ مین اس کا ذکر استعارہ کیطور پر اسطرح ہے وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر یہ میرا الہام بھی ہے اور بعض محدثین کا مذہب یہ بھی ہے کہ شق القمر بھی ایک قسم خسوف مین سے تہا (مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے حوالہ دیا کہ عبد اللہ ابن عباس کا بھی یہی مذہب ہے) اور شاہ عبد العزیز بھی یہی کہتے ہین۔ اور ہمارا اپنا مذہب بھی یہی ہے کہ از قسم خسوف تہا کیونکہ بڑے بڑے علماء اس طرف گئے ہین +

نوح علیہ السلام کی طوفان کی نسبت فرمایا کہ قرآن سے یہ ثابت نہین ہے کہ کل زمین کی آبادی کو اس وقت تباہ کر دیا تہا صرف نوح کی قوم پر تباہی آئی تھی۔

ختم نبوت ایک شخص نے سوال کیا کہ بعض لوگ اعتراض کرتے ہین کہ جب مسیح ناصری کے آنیسے ختم نبوت ٹوٹتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ مرزا صاحب کے دعوے نبوت سے ختم نبوت نہیں ٹوٹتی؟

فرمایا کہ مسیح کا یہ دعوی کہان ہے کہ جسطرح ہم اپنے آپ کو امتہ محمدیہ مین اور پھر آنحضرۃ کی اتباع مین فنا شدہ کہتے ہین انہون نے بھی کہا ہو وہ تو حضرت موسی کی شریعت پر عمل کرنیوالے تھے اور مماثلت کا سلسلہ چاہتا ہے کہ کوئی اور ہی آوے وہ نہ آوین مماثلت کے یہ معنی نہین ہین کہ بالکل اس کا عین ہو جیسے کیسکو شیر کہین تو اب اس کے لئے دم تجویز کرین اور پھر گوشت کا کھانا بھی۔ مماثلت مین صرف بعض پہلوؤن مین تشابہ ہوتا ہے جیسے آنحضرۃ[*] سے ربانی دلوائی مشابہت مین ہو بہو عین نہین ہوتا ورنہ وہ تو پھر حقیقت ہوگی نہ کہ مشابہت۔

عرب صاحب نے ادہر ادہر غیر آبادی کو دیکھکر عرض کی کہ یہ صرف حضور ہی کا دم ہے کہ جس کی خاطر اس قدر انبوہ ہے ورنہ اس غیر آباد جگہ مین کون اور کب آتا۔ فرمایا کہ اس کی مثال مکہ کی ہے کہ وہان بھی عرب لوگ دور دراز جگہون سے جاکر مال وغیرہ لاتے ہین اور وہان بیٹھکر کہاتے ہین اسی کی طرف اشارہ ہے اس سورۃ مین لایلاف قریش ایلافہم +

ایک اعتراض کا جواب لوگون کے اس اعتراض پر کہ جو شخص لاوارث مرجاتا ہے اوس کے وارث میرزا صاحب ہوجاتے ہین اور اس طرح سے بہت ملک املاک جمع کرتے جاتے ہین فرمایا کہ والد صاحب ایسے دنیاوی کامون مین مجھے مامور کر دیا کرتے تھے اور ان کی حکم اور رضا مندی کے لئے اکثر مجھے عدالتون وغیرہ مین بھی جانا پڑتا تہا۔ جب سے والد صاحب فوت ہوگئے ہین کیا کسی نے دیکھا ہے کہ ہم نے ان باتون مین سے کوئی حصہ لیا ہے حالانکہ ہمین حق پہنچتا ہے کہ اگر چاہین تو لیوین۔

بین المغرب وعشاء حضور نے نماز ادا کر کے مجلس کی۔ اور ایک دو مختلف ذکرون کے میان احمد دین صاحب از گوجرانوالہ نے عرض کی کہ اگر جناب ٹہیک ٹہیک بہتر بیان سے روانگی کا فرما دین تو کچہ کہانے پینے کا انتظام کر کے گوجرانوالہ پر حاضر رہون۔ خدا کے برگزیدہ نے فرمایا کہ ہمین تو خدا ہی لیجاتا ہے اسی کے حکم سے جانا ہے ابھی کیا معلوم کس وقت روانہ ہونا ہے انسان بہت عاجز اور ہیچ ہے خدا ہی کے ساتھ وہ جاتا ہے اور خدا ہی کے ساتھ وہ آتا ہے دیگر احباب نے عرض کی کہ ایک اور صاحب نے راستہ کی خوراک کا انتظام کر لیا ہے اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ دل مین جو اخلاص ہے اس کا ثواب آپ پالیوینگے کیونکہ اب دعوت آپکی طرف سے تو پیش ہوگئی۔ علالت طبع پر فرمایا کہ اب دو تین دن سیر بند رہے گی کیونکہ آج کل بارشین نہین ہوئین اس لئے راستہ مین خاک بہت اڑتی ہے اور اسی سے مین بیمار بھی ہو گیا تہا ایک صاحب نے کہا کہ چونکہ لوگ حضور کے آگے آگے چلتے ہین اس لئے خاک بہت اڑکر آپ پر پڑتی ہے لیکن اس مجسم رحم انسان نے جواب دیا کہ نہین بارش کے نہ ہونے سے یہ تکلیف ہے (اللہ اللہ کیا رحم ہے اور حسن ظن ہے کہ اپنے احباب کو ہرگز ملزم نہین ٹہراتے)

تصنیفات کے ذکر پر فرمایا کہ خدا تعالی کی عجیب قدرت ہے کہ ہمارے مخالف ہزارون ہی ہین اور ان کے مقابل مین ہماری جماعت بہت قلیل ہے مگر ہماری طرف سے جس قدر تازہ بتازہ کتابین کثرت سے نکل رہی ہین اون کی طرف سے معدودے چند بھی نہین نکلتین۔ اور کوئی نکلتی بھی ہے تو اس مین گالیان ہی ہوتی ہین جو ان کی لئے شرم کی جگہ ہے یہود اور عیسائیون کی نسبت فرمایا کہ ان دونون کی ضدین ہین ایک نے بڑھا دیا ہے ایک نے گھٹا دیا ہے ان کی مثال رافضیون اور خارجیون سے خوب ملتی ہے جیسی یہودی کہ آگے عیسائی نہین ٹھہرتے ایسے ہی خارجی کہ آگے رافضی نہین ٹھہرتا چونکہ طبیعت ناساز تھی اس لئے جلد نماز پڑہکر حضرۃ اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۸ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے با جماعت ادا کین اور سیر کے لئے تشریف نہین لے گئے اور سوائے عشاء کے وقت کے اور کوئی مجلس اور ذکر نہیر ہوا

بین المغرب والعشاء نماز مغرب کی روانگی کے بعد جناب شیخ نور احمد صاحب پلیڈر ایبٹ آباد اور سید عابد علی شاہ صاحب بدوملی اور ایک اور صاحب نے بیعت کی بعد بیعت کے حضرت اقدس نے فرمایا کہ

[جماعت کے لئے بہت ضروری ... تقویٰ ...]

ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس پر آشوب زمانہ مین جبکہ ہر طرف ضلالت غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے وہ تقوی اختیار کرین دنیا کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالے کے احکام کی عظمت نہین ہے حقوق اور وصایا کی پرواہ نہین ہے دنیا اور اس کے کامون مین حد سے زیادہ انہماک ہے ذرا سا نقصان دنیا کا ہوتا دیکھکر دین کے حصے کو ترک کر دیتے ہین اور اللہ تعالے کے حقوق ضایع کر دیتے ہین جیسے کہ یہ سب باتین مقدمہ بازیون اور شرکا کے ساتھ تقسیم حصص مین دیکھی جاتی ہین لالچ کی نیت سے ایک دوسرے سے پیش آتے ہین نفسانی جذبات کے مقابلہ مین بہت کمزور ہوئے ہوئے ہین اس وقت تک کہ خدا نے ان کو کمزور کر رکھا ہے گناہ کی جرأت نہین کرتے مگر جب ذرا کمزوری دفع ہوئی اور گناہ کا موقع ملا تو جھٹ اس کے مرتکب ہوتے ہین آج اس زمانہ مین ہر ایک جگہ تلاش کر لو تو یہی پتہ ملے گا کہ گویا سچا تقوے بالکل اٹھ گیا ہوا ہے اور سچا ایمان بالکل نہین ہے لیکن چونکہ خدا تعالی کو منظور ہے کہ ان کا۔

+ خدا کے کلام مین استعارات ہوا کرتے ہین مثلاً کسی کو کہا جاوے کہ اس نے ایک ایک رکابی چاولون کی کہائی تو اوس کے یہ معنے نہ ہون گے کہ وہ رکابی کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کرکے کھاگیا۔

[*] کو مثیل موسی کہا کہ جیسے موسی نے اپنی قوم کو فرعون سے چھڑایا آنحضرت نے بھی اپنی قوم کو طاغوت اور بتون

واذا الصحف نشرت یعنی اس وقت خط و کتابت کی ذریعہ عام ہونگی۔ اور کتب کثرت سے دستیاب ہو سکینگی **واذا العشار عطلت** اس وقت اونٹیان بیکار ہونگی ایک زمانہ تہا کہ یہان ہزارہا اونٹ آیا کرتے تھے مگر اب نام و نشان بھی نہین ہی اور مکہ مین بھی اب نہ رہینگے ریل کے جاری ہونے کی دیر ہی۔ پھر عرب صاحب نے کسوف خسوف رمضان کی نسبت دریافت کیا کہ اس کا ذکر آپ کی کتب مین بھی ہی کہ نہین۔

شق القمر فرمایا کہ یہ ایک پرانا نشان چلا آتا تہا جو کہ اس وقت پورا ہوا ہے براہین احمدیہ مین اس کا ذکر استعارہ کے طور پر اسطرح ہے **وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر** یہ میرا الہام بھی ہی اور بعض محدثین کا مذہب یہ بھی ہی کہ شق القمر بھی ایک قسم خسوف مین سے تہا (مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے حوالہ دیا کہ عبد اللہ ابن عباس کا بھی یہی مذہب ہی) اور شاہ عبد العزیز بھی یہی کہتے ہین۔ اور ہمارا اپنا مذہب بھی یہی ہی کہ از قسم خسوف تہا کیونکہ بڑے بڑے علماء اس طرف گئے ہین۔

نوح علیہ السلام کی طوفان کی نسبت فرمایا کہ قرآن سے یہ ثابت نہین ہے کہ کل زمین کی آبادی کو اس وقت تباہ کر دیا تہا صرف نوح کی قوم پر تباہی آئی تھی۔

ختم نبوت ایک شخص نے سوال کیا کہ بعض لوگ اعتراض کرتے ہین کہ جب مسیح ناصری کے آنیسے ختم نبوت ٹوٹتی ہی تو کیا وجہ ہی کہ مرزا صاحب کے دعوے نبوت سے ختم نبوت نہیں ٹوٹتی؟

فرمایا کہ مسیح کا یہ دعوی کہان ہی کہ جس طرح ہم اپنے آپ کو امتہ محمدیہ مین اور پھر آنحضرتؐ کی اتباع مین فنا شدہ کہتے ہین انہون نے بھی کہا ہو وہ تو حضرت موسی کی شریعت پر عمل کرنیوالے تھے اور مماثلت کا سلسلہ چاہتا ہے کہ کوئی اور ہی آوے وہ نہ آوین مماثلت کے یہ معنے نہین ہین کہ بالکل اس کا عین ہو جیسے کسیکو شیر کہین تو اب اس کے لئے دم تجویز کرین اور پھر گوشت کا کھانا بھی۔ مماثلت مین صرف بعض پہلوؤن مین تشابہ ہوتا ہے جیسے آنحضرتؐ سے رہائی دلوائی مشابہت مین ہو بہو عین نہین ہوتا ورنہ وہ تو پھر حقیقت ہوگی نہ کہ مشابہت۔

خدا کے کلام مین استعارات ہوا کرتے ہین مثلاً کسی کو کہا جاوے کہ اس نے ایک ایک رکابی چاولون کی کہائی تو اوس کے یہ معنے نہ ہونگے کہ وہ رکابی کے بھی ٹکرے ٹکرے کرکے کھا گیا۔

کو مثیل موسی کہا کہ جیسے موسی نے اپنی قوم کو فرعون سے چھڑایا آنحضرت نے بھی اپنی قوم کو طاغوت اور بتون

عرب صاحب نے ادہر ادہر غیر آبادی کو دیکھکر عرض کی کہ یہ صرف حضور ہی کا دم ہے کہ جس کی خاطر اس قدر انبوہ ہے ورنہ اس غیر آباد جگہ مین کون اور کب آتا۔ فرمایا کہ اس کی مثال مکہ کی ہے کہ وہان بھی عرب لوگ دور دراز جگہون سے جاکر مال وغیرہ لاتے ہین ہین اور وہان بیٹھکر کہاتے ہین اسی کی طرف اشارہ ہے اس سورۃ مین لایلاف قریش ایلافہم ۔

ایک اعتراض کا جواب لوگون کے اس اعتراض پر کہ جو شخص لاوارث مر جاتا ہے اوس کے وارث میرزا صاحب ہوجاتے ہین اور اس طرح سے بہت ملک املاک جمع کرتے جاتے ہین فرمایا کہ والد صاحب ایسے دنیاوی کامون مین مجھے مامور کر دیا کرتے تھے اور ان کی حکم اور رضا مندی کے لئے اکثر مجھے عدالتون وغیرہ مین بھی جانا پڑتا تہا۔ جب سے والد صاحب فوت ہوگئے ہین کیا کسی نے دیکھا ہے کہ ہم نے ان باتون مین سے کوئی حصہ لیا ہے حالانکہ ہمین حق پہنچتا ہے کہ اگر چاہین تو لیوین۔

بین المغرب والعشاء حضور نے نماز ادا کرکے مجلس کی۔ اور ایک دو مختلف وقتون کے میان احمد دین صاحب از گوجرانوالہ نے عرض کی کہ اگر جناب ٹہیک بہتر یہان سے روانگی کا فرما دین تو کچھ کہانے پینے کا انتظام کرکے گوجرانوالہ پر حاضر رہون۔ خدا کے برگزیدہ نے فرمایا کہ ہمین تو خدا ہی لیجاتا ہے اسی کے حکم سے جاتا ہے ابھی کیا معلوم کس وقت روانہ ہونا ہے انسان بہت عاجز اور ہیچ ہے خدا ہی کے ساتھ وہ جاتا ہے اور خدا ہی کے ساتھ وہ آتا ہی دیگر احباب نے عرض کی کہ ایک اور صاحب نے راستہ کی خوراک کا انتظام کر لیا ہے اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ دل مین جو اخلاص ہی اس کا ثواب آپ پالیونگے کیونکہ اب دعوت آپکی طرف سے تو پیش ہوگئی۔ علالت طبع پر فرمایا کہ اب دو تین دن سیر بند رہے گی کیونکہ آج کل بارشین نہین ہوئین اس لئے راستہ مین خاک بہت اڑتی ہے اور اسی سے مین بیمار بھی ہوگیا تہا ایک صاحب نے کہا کہ چونکہ لوگ حضور کے آگے آگے چلتے ہین اس لئے خاک بہت اڑکر آپ پر پڑتی ہے لیکن اس مجسم رحم الٰہی نے جواب دیا کہ نہین بارش کے نہ ہونے سے یہ تکلیف ہے (اللہ اللہ کیا رحم ہی اور حسن ظن ہی کہ اپنے احباب کو ہرگز ملزم نہین ٹہراتے)

تصنیفات کے ذکر پر فرمایا کہ خدا تعالی کی عجیب قدرت ہے کہ ہمارے مخالف ہزارون ہی ہین اور ان کے مقابل مین ہماری جماعت بہت قلیل ہے مگر ہماری طرف سے جس قدر تازہ بتازہ کتابین کثرت سے نکل رہی ہین اون کی طرف سے معدودے چند بھی نہین نکلتین۔ اور کوئی نکلتی بھی ہی تو اس مین گالیان ہی ہوتی ہین جو ان کے لئے شرم کی جگہ ہے یہود اور عیسائیون کی نسبت فرمایا کہ ان دونون کی ضدین ہین ایک نے بڑھا دیا ہے ایک نے گھٹا دیا ہے ان کی مثال رافضیون اور خارجیون سے خوب ملتی ہی جیسے یہودی کہ آگے عیسائی نہین ٹہرتے ایسے ہی خارجی کہ آگے رافضی نہین ٹہرتا چونکہ طبیعت ناساز تھی اس لئے جلد نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۸ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے باجماعت ادا کین اور سیر کے لئے تشریف نہین لے گئے اور سوائے عشاء کے وقت کے اور کوئی مجلس اور ذکر نہیں ہوا

بین المغرب والعشاء نماز مغرب کی روانگی کے بعد جناب شیخ نور احمد صاحب پلیڈر ایبٹ آباد اور سید عابد علی شاہ صاحب بدوملی اور ایک اور صاحب نے بیعت کی بعد بیعت کے حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس

[illegible]

پر آشوب زمانہ مین جبکہ ہر طرف ضلالت غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہی وہ تقوی اختیار کرین دنیا کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالے کی احکام کی عظمت نہین ہے حقوق اور وصایا کی پرواہ نہین ہے دنیا اور اس کے کامون مین حد سے زیادہ انہماک ہے ذرا سا نقصان دنیا کا ہوتا دیکھکر دین کے حصے کو ترک کر دیتے ہین اور اللہ تعالے کے حقوق ضائع کر دیتے ہین جیسے کہ یہ سب باتین مقدمہ بازیون اور شرکا کے ساتھ تقسیم حصص مین دیکھی جاتی ہین لالچ کی نیت سے ایک دوسرے سے پیش آتے ہین نفسانی جذبات کے مقابلہ مین بہت کمزور ہوئے ہوئے ہین اس وقت تک کہ خدا نے ان کو کمزور کر رکھا ہے گناہ کی جرأت نہین کرتے مگر جب ذرا کمزوری دفع ہوئی اور گناہ کا موقع ملا تو جھٹ اس کے مرتکب ہوتے ہین آج اس زمانہ مین ہر ایک جگہ تلاش کر لو تو یہی پتہ ملے گا کہ گویا سچا تقوے بالکل اٹھ گیا ہوا ہے اور سچا ایمان بالکل نہین ہے لیکن چونکہ خدا تعالی کو منظور ہے کہ ان کا۔

(سچا تقوے اور ایمان) تخم ہر گز ضائع نکرے جب دیکھتا ہے کہ اب فصل بالکل تباہ ہونے پر آئی ہے تو اور فصل پیدا کر دیتا ہے۔

وہی تازہ بتازہ قرآن موجود ہے جیسا کہ خدا تعالےٰ نے کہا تھا انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

بہت سا حصہ احادیث کا بھی موجود ہے اور برکات بھی ہیں مگر دلوں میں ایمان اور عملی حالت بالکل نہیں ہے خدا تعالےٰ نے مجھے اسی لئے مبعوث کیا ہے کہ یہ باتیں پھر پیدا ہوں خدا نے جب دیکھا کہ میدان خالی ہے تو اس کے الوہیت کے تقاضا نے ہرگز پسند نکیا کہ یہ میدان خالی رہے اور لوگ ایسے ہی دور رہیں اس لئے اب ان کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ ایک نئی قوم زندوں کی پیدا کرنا چاہتا ہے اور اسی لئے ہماری تبلیغ ہے کہ تقوے کی زندگی حاصل ہو جاوے۔

آدمی کئی قسم کے ہیں بعض ایسے کہ بدی کرکے پھر اس پر فخر کرتے ہیں بھلا یہ کونسی صفت ہے کہ جس کے اوپر ناز کیا جاوے دا۔ شر سے اس طرح پرہیز کرنا نیکی میں داخل نہیں ہے اور نہ اس کا نام حقیقی نیکی ہے کیونکہ اس طرح تو جانور بھی سیکھ سکتے ہیں میاں حسین بیگ تاجر ایک شخص تھا اس کے پاس ایک کتا تھا وہ آگے کہ جاتا کہ روٹی کو دیکھکر رہ تو وہ روٹی کی حفاظت کرتا اسیطرح ایک بلی کو سنا ہے کہ اسے بھی ایسے ہی سکھایا ہوا تھا جب بعض لوگوں کو خبر پہنچی تو انہوں نے امتحان کرنا چاہا اور ایک کوٹھری کے اندر حلوا دودھ اور گوشت وغیرہ ایسی چیزیں رکھکر جس پر بلی ضرور لالچ کرے اس بلی کو وہاں چھوڑ کر دروازہ کو بند کر دیا کہ دیکھیں اب وہ ان اشیا میں سے کھاتی ہے کہ نہیں۔ پھر جب ایک دو دن بعد کھول کر دیکھا تو ہر ایک شے اسی طرح پڑی تھی اور بلی مری ہوئی تھی اور اس نے کسی شے کو ہلایا تک بھی نہ تھا۔ اس لئے اب شرم کرنی چاہیے کہ انہوں نے حیوان ہوکر انسان کا حکم ایسا مانا اور یہ انسان ہوکر خدا کے حکم کو نہیں مانتا نفس کو تنبیہ کرنے کے واسطے ایسی ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں اور بہت سے وفادار کتے بھی موجود ہیں مگر افسوس ان کے لئے ہے کہ جو کتے جتنا مرتبہ بھی نہیں رکھتا تو بتلادے کہ پھر وہ خدا سے کیا مانگتا ہے انسان کو تو خدا نے وہ قوی عطا کئے ہیں کہ اور کسی مخلوق کو عطا نہیں کئے۔ شر سے پرہیز کرتے ہیں تو بہائم بھی اس کے شریک ہیں بعض گھوڑوں کو دیکھا ہے کہ چابک آقا کے ہاتھ سے گر پڑی تو منہ سے اٹھا کر اسے دیتے ہیں اور اس کے کہنے سے لیٹتے ہیں اور بیٹھتے ہیں اور اٹھتے ہیں اور پوری اطاعت کرتے ہیں تو یہ انسان کا فخر نہیں ہو سکتا کہ چند گنے ہوئے گناہ ہاتھ پاؤں وغیرہ دیگر اعضاء کے جو ہیں ان سے بچا رہے۔ جو لوگ ایسے گناہ کرتے ہیں وہ تو بہائم سیرت ہیں جیسے کتوں بلیوں کا کام ہے کہ ذرا برتن ننگا دیکھا تو منہ ڈال لیا اور کوئی کھانے کی شے ننگی دیکھی تو کھالی تو ایسے انسان کتے بلی کے سے ہی ہوتے ہیں انجام کار پکڑے جاتے ہیں جیلخانوں میں جاتے ہیں جاکر دیکھو تو ایسے مسلمانوں سے زندان بھرے ہوئے ہیں

حضرت انسان کہ حد مشترک را جامع است
میتواند شد مسیحا میتواند شد خرے

تو اب یہ موقع ہے اور خدا تعالےٰ کی لہروں کے دن ہیں یعنی جیسے بعض زمانہ خدا کی رحمت کا ہوتا ہے کہ اس میں لوگ قوت پاتے ہیں ایسے ہی یہ وقت ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ بالکل دنیا کے کاروبار چھوڑ دیوے بلکہ ہمارا منشاء یہ ہے کہ حد اعتدال تک کوشش کرے اور دنیا کو اس نیت سے کماوے کہ وہ دین کی خادم ہو مگر یہ ہرگز روا نہیں ہے کہ اس میں ایسا انہماک ہو جاوے کہ دین کا پہلو ہی بھول ہی جاوے نہ روزہ کی خبر ہے نہ نماز کی جیسے کہ آج کل لوگوں کی حالت دیکھی جاتی ہے مثال کے طور پر دلی کا جلسہ ہی اب دیکھلو کہ جہاں کہتے ہیں ۵ لاکھ آدمی جمع ہوا ہے میر القصور تو یہی ہے کہ وہ ساری دنیا پرست ہیں حدیث میں آیا ہے کہ سب سے زیادہ خدا سے نفرت دلانیوالے سلاطین ہی ہیں کیونکہ یہ مثل ایک بڑی دیوی کے ہوتے ہیں جس قدر ان کا قرب زیادہ ہوتا ہے اوتنا ہی قلب سخت ہوتا ہے۔ ہم کسیکو تجارت سے منع نہیں کرتے کہ وہ بالکل ترک کردیوے مگر یہ کہتے ہیں کہ وہ ذرا سوچیں اور دیکھیں کہ ان کے باپ دادا کہاں ہیں بڑے بڑے عزیز انسان کے ہوا کرتے ہیں اور کس طرح وہ ان کے ہاتھوں میں ہی اٹھ جایا کرتے ہیں اور موت کس طرح آپس میں تفرقہ ڈالدیتی ہے ؎

سال دیگر را کہ میداند حساب ۔ تا کجا رفت آنکہ با ما بود یار

اب طاعون کی بلا سر ولی پر ہے کہتے ہیں کہ اس کی میعاد ستر برس ہوا کرتی ہے اور اس کے آگے کوئی حیلہ پیش نہیں جاتا سب فضول ہوا کرتے ہیں اور اسی لئے آئی ہے کہ خدا کے وجود کو منوا دیوے سو اس کا وجود برحق ہے اور خدا کی بلا سے سوائے خدا کے کوئی بچا نہیں سکتا۔ سچی تقوی اختیار کرو کہ خدا تعالی تم سے راضی ہو جبتک بہر گھوڑے کی طرح انسان ہوتا ہے تو مارین کھاتا ہی اور جو خواص لوگ ہیں وہ اشارہ سے چلتے ہیں جیسے سدھا ہوا گھوڑا اشارہ سے چلتا ہے ان کو وحی اور الہام ہوتے ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ وحی کے معنے اشارہ کے بھی لکھے ہیں۔ مگر جب مار کھانیکا زمانہ گذر جاتا ہے تو پھر وحی کا زمانہ آتا ہے اور یہ بات ضروری ہے کہ یہ مرحلہ سہولت سے طے نہیں ہوتا کیونکہ تقوے ایسی شے نہیں ہے جو کہ صرف جلدی انسان کو حاصل ہو جاوے بلکہ یہ کہ شیطانی گناہ کا کوئی حصر ہے اس کی مثال ایسی ہوتی ہے جیسی ذرا سی شیرینی رکھدیں تو بیشمار چیونٹیاں اس پر آجاتی ہیں یہی حال شیطانی گناہوں کا ہے اور اسی سے انسانی کمزوری کا حال معلوم ہوتا ہے اگر خدا چاہتا تو ایسی کمزوری نہ رکھتا مگر خدا تعالی کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو اس بات کا علم ہو کہ ہر ایک طاقت کا سرچشمہ خدا ہی کی ذات ہے کسی نبی یا رسول کو یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ اپنے پاس سے طاقت دے سکے اور یہی طاقت جب خدا کی طرف سے انسان کو ملتی ہے تو اس میں تبدیلی ہوتی ہے اس کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ دعا سے کام لیا جاوے اور نماز ہی ایک ایسی نیکی ہے کہ جس کے بجا لانے سے شیطانی کمزوری دور ہوتی ہے اور اسیکا نام دعا ہے اور شیطان چاہتا ہے کہ انسان اس میں کمزور رہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس قدر اصلاح اپنی کرے گا وہ اسی ذریعہ سے کرے گا پس اس کے واسطے پاک صاف ہونا شرط ہے... جب تک گندگی انسان میں ہوتی ہے اس وقت تک شیطان اوس سے محبت کرتا ہے۔

خدا تعالےٰ سے مانگنے کے واسطے ادب کا ہونا ضروری ہے اور عقلمند جب کوئی شئے بادشاہ سے طلب کرتے ہیں تو ہمیشہ آداب کو مدنظر رکھتے ہیں اسی لئے سورہ فاتحہ میں خدا تعالےٰ نے سکھایا ہے کہ کسطرح مانگا جاوے اور اس میں دکھایا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین یعنی سب تعریف خدا کو ہی ہے جو رب ہے سارے جہان کا الرحمن یعنی بلا مانگے اور سوال کئے کے دینیوالا اور الرحیم یعنی انسان کی سچی محنت پر ثمرات حسنہ مرتب کرنے والا ہے مالک یوم الدین جزا سزا اوسی کے ہاتھ میں ہے چاہے رکھے چاہے مارے اور جزا و سزا آخرۃ کی بھی ہے اور اس دنیا کی بھی اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ جب اس قدر تعریف انسان کرتا ہے تو اُسے خیال آتا ہے کہ کتنا بڑا خدا ہے جو کہ رب ہے رحمان ہے رحیم ہے اب تک اُسے غائب مانتا چلا آ رہا ہے اور پھر اُسکے حاضر ناظر جانکر پکارتا ہے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم یعنی ایسی راہ جو کہ بالکل سیدھی ہے اس میں کسی قسم کی کجی نہیں ہے۔ ایک راہ اندھوں کی ہوتی ہے کہ محنتیں کر کر کے تھک جاتے ہیں اور نتیجہ کچھ نہیں نکلتا اور ایک وہ راہ کہ محنت کرنے سے اُس پر نتیجہ مرتب ہوتا ہے پھر آگے صراط الذین انعمت علیھم یعنی ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا اور وہ وہی صراط المستقیم ہے جس پر چلنے سے انعام

مرتب ہوتے ہیں پھر **غیر المغضوب علیہم** نہ ان لوگون کی راہ جنپر تیرا غضب ہوا اور **والضالین** اور نہ ان کی جو دور جا پڑے ہین

اھدنا الصراط المستقیم سے

کل دنیا اور دین کے کامون کی راہ مراد ہے مثلاً ایک طبیب جب کسیکا علاج کرتا ہے تو جب تک اُسے ایک صراط مستقیم ہاتھ نہ آوے علاج نہین کر سکتا اسیطرح تمام وکیلون اور ہر پیشہ اور علم کی ایک صراط مستقیم ہے کہ جب وہ ہاتھ آجاتی ہے تو پھر کام آسانی سے ہو جاتا ہے اس مقام پر ایک صاحب نے اعتراض کیا کہ انبیاء کو اس دعا کی کیون ضرورت تھی وہ تو پیشتر ہی سے صراط مستقیم پر ہوتے ہین۔ **تلمیذ الرحمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام** نے فرمایا کہ وہ یہ دعا ترقی مراتب اور درجات کے لئے طلب کرتے ہین بلکہ یہ **اھدنا الصراط المستقیم** تو آخرۃ مین مومن بھی مانگینگے کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ کی کوئی حد نہین ہے اسیطرح اسکے پاس درجات اور مراتب کی ترقی کی بھی کوئی حد نہین ہے۔

(پھر اصل مضمون تقویٰ پر فرمایا) کہ متقی بننے کیواسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتون جیسے زنا چوری۔ تلف حقوق۔ ریا۔ عجب۔ حقارت۔ بخل۔ کے ترک مین پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ مین ترقی کرے (اس کے لئے حضرت اقدس کی تصنیف اسلام کی فلاسفی اور کشتی نوح مطالعہ کرنی چاہیئے۔) لوگون سے مروت خوش خلقی۔ ہمدردی سے پیش آوے اور خدا تعالےٰ کے ساتھ سچا وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ ان باتون سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتون کے جامع ہوتے ہین وہی اصل متقی ہوتے ہین (یعنی اگر ایک ایک خلق فرداً فرداً کسی مین ہو تو اُسے متقی نہ کہینگے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اسمین نہ ہون) اور ایسے ہی شخصون کے لئے **لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون** ہے اور اس کے بعد ان کو کیا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ ایسون کا متولی ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ فرماتا ہے **وھو یتولی الصالحین** حدیث شریف مین آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہین ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہین ان کے کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتے ہین ان کے پاؤن ہو جاتا ہے جس سے وہ چلتے ہین اور ایک اور حدیث مین ہے کہ جو میرے

ولی کی دشمنی کرتا ہے مین اس سے کہتا ہون کہ میرے مقابلہ کے لئے طیار رہو اور ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالےٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی بچہ اوس کا چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے

خدا کی رحمت کے سرچشمہ سے فائدہ اُٹھانیکا اصل قاعدہ یہی ہے (جیسے کہ اوپر ذکر ہوا) اور خدا تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ جیسے اوس انسان کا قدم بڑھتا ہو ویسے ہی پھر خدا کا قدم بڑھتا ہے خدا تعالےٰ کی خاص رحمتین ہر ایک کے ساتھ نہین ہوتین اور اسی لئے جنپر یہ ہوتی ہین ان کے لئے وہ نشان بولی جاتی ہین (اس کی نظیر دیکھلو) کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ان کے دشمنون نے کیا کیا کوششین آپکی ناکامیابی کے واسطے کین مگر ایک پیش نگئی حتی کہ قتل کے منصوبے کئے مگر آخر ناکامیاب ہی ہوئے خدا تعالےٰ یہ تجویز پیش کرتا ہے (اس خاص رحمت کے حصول کیواسطے جو اخلاق وغیرہ حاصل کئے جاوین تو) ان امرون کو چاہیے کہ خدا تعالےٰ کے سامنے پیش کیا جاوے نہ کہ ہمارے سامنے اپنے دلون مین خدا تعالےٰ کی محبت اور عظمت کا سلسلہ جاری رکھین اور اس کے لئے نماز سے بڑھکر اور کوئی شے نہین ہے کیونکہ روزہ تو ایک سال کے بعد آتے ہین اور زکوۃ صاحب مال کو دینی پڑتی ہے مگر نماز ہے کہ ہر ایک (حیثیت کے آدمی کو) پانچون وقت ادا کرنی پڑتی ہے اسے ہرگز ضائع نکرین اسے بار بار پڑھو اور اس خیال سے پڑھو کہ مین ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑا ہون کہ اگر اس کا ارادہ ہو تو ابھی قبول کر لیوے اسی حالت مین بلکہ اسی ساعت مین بلکہ اسی سیکنڈ مین۔ کیونکہ دوسرے دنیاوی حاکم تو خزانون کے محتاج ہین اور ان کو فکر ہوتی ہے کہ خزانہ خالی نہو جاوے اور ناداری کا ان کو فکر لگا رہتا ہے مگر خدا تعالےٰ کا خزانہ ہر وقت بھرا بھرا یا ہے جب اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو صرف یقین کی حاجت ہوتی ہے کہ اسے اس امر پر یقین ہو کہ مین ایک سمیع علیم اور خبیر اور قادر ہستی کے سامنے کھڑا ہوا ہون۔ اگر اُسے نہر آجاوے تو ابھی دیدیوے بڑی تضرع سے دعا کرے ناامید اور بدظن ہرگز نہ ہووے اگر اسیطرح کرے تو (اوس راحت کو) جلدی دیکھ لیویگا اور خدا تعالےٰ کے اور اور فضل بھی شامل حال ہونگے اور خود خدا بھی ملے گا تو یہ طریق ہے جس پر کاربند ہونا چاہیئے مگر ظالم فاسق کی دعا قبول نہین ہوا کرتی کیونکہ وہ خدا تعالےٰ سے لاپرواہ ہے اور خدا تعالےٰ بھی اس سے لاپرواہ ہے ایک بیٹا اگر باپ کی پرواہ نکرے اور ناخلف

ہو تو باپ کو اس کی پرواہ نہین ہوتی تو خدا کو کیون ہو ایک صاحب نے عرض کی کہ بلعم باعور کی دعا کیون قبول ہوئی تھی فرمایا وہ ابتلا تھا دعا نہ تھی آخر وہ مارا ہی گیا دعا وہ ہوتی ہے جو کہ خدا کے پیارے کرتے ہین ورنہ یون تو خدا تعالےٰ ہندؤن کی بھی سنتا ہے اور بعض ان کی مرادین بھی پوری ہو جاتی ہین مگر ان کا نام ابتلا ہے دعا نہین ہے۔ مثلاً اگر خدا سے کوئی روٹی مانگے تو کیا نہ دیگا اس کا وعدہ ہے **ما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا** کتے بلی بھی تو اکثر پیٹ پالتے ہین اور کیڑون مکوڑون کو بھی رزق ملتا ہے مگر **اصطفینا** کا لفظ خاص موقعون کے لئے ہے یہانتک تقریر حضرت اقدس نے مبائعین کیواسطے کی جنمین سے ایک تو شیخ نور احمد پلیڈر اور دوسرے عابد علیشاہ صاحب بدوملی تھے۔

اس کے بعد حضور الور نے پھر ابو سعید عرب صاحب کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپنے جو ثبوت مسیحیت کے دعوے کے بارے مین پوچھا تھا یہ بہت ضروری بات تھی اور اس کو خوب یاد رکھنا چاہیئے اگر آپسے کوئی ان ممالک (ملک برہما) مین پوچھے کہ ہماری صداقت کا کیا ثبوت ہے تو مختصر طور پر یہی جواب دینا چاہیئے کہ وہی ثبوت ہے جو کہ موسیٰؑ اور عیسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلعم کے سچے ہونے کا ہے تمام انبیاء کی صداقت کے وہی ثبوت ہوتے ہین۔ اول کتب سابقہ مین ان کا ذکر مگر وہ استعارہ کے رنگ مین ضرور ہوتا ہے اور اس مین ایک پہلو ٹھوکر کا بھی ہوتا ہے۔ جیسے یہود کو دہوکا لگا ہے کہ آنحضرت کو تو بنی اسرائیل مین سے آنا چاہیئے تھا بنی اسمعیل مین سے کیون ہوئے اور پھر اسیطرح مسیح کے وقت الیاس کی منتظر رہی ان معاملون مین ابتک جھگڑتے ہین اور یہ سب ان کی بکواس ہے اسیطرح ہمارا ذکر کتب سابقہ مین ہے اگر کوئی ہم سے بھی اسیطرح بکواس سے جھگڑا کرے تو وہ انہی مین سے ہوگا۔ دوسرا ثبوت نشانات ہین جس سے بہت صفائی سے استنباط ہوتا ہے وہی ثبوت ہمارے ساتھ بھی ہے اور جس قاعدہ سے خدا تعالےٰ نے یہ نشانات دکھلائے ہین اگر اوسیطرح شمار کرین تو یہ ۲۰ لاکھ سے بھی زیادہ ہو جاتے ہین کیونکہ **یاتون من کل فج عمیق** اور **یاتیک من کل فج عمیق** کی تحت مین آکر ہر ایک شخص جو ہمارے پاس آتا ہے اور ہر ایک ہدیہ اور نذر جو پیش ہوتی ہے ایک ایک نشان الگ الگ ہے مگر ہم نے صرف نشان ۱۵۰ نزول مسیح مین درج کئے ہین جسکے ہزارہا گواہ موجود ہین۔ پھر دیکھو کہ یہ کس وقت کی خبر ہے قرآن کی

مرتب ہوتے ہین پھر غیر المغضوب علیہم نہ ان لوگون کی راہ جنپر تیرا غضب ہوا اور والضالین اور نہ ان کی جو دور جا پڑے ہین

اھدنا الصراط المستقیم سے کل دنیا اور دین کے کامون کی راہ مراد ہے مثلاً ایک طبیب جب کسی کا علاج کرتا ہے تو جب تک اُسے ایک صراط مستقیم ہاتھ نہ آوے علاج نہین کر سکتا اسیطرح تمام وکیلون اور ہر پیشہ اور علم کی ایک صراط مستقیم ہے کہ جب وہ ہاتھ آجاتی ہے تو پھر کام آسانی سے ہو جاتا ہے اس مقام پر ایک صاحب نے اعتراض کیا کہ انبیاء کو اس دعا کی کیون ضرورت تھی وہ تو پیشتر ہی سے صراط مستقیم پر ہوتے ہین۔ تلمیذ الرحمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ یہ دعا ترقی مراتب اور درجات کے لئے طلب کرتے ہین بلکہ یہ

اھدنا الصراط المستقیم تو آخرۃ مین مومن بھی مانگینگے کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ کی کوئی حد نہین ہے اسیطرح اسکے پاس درجات اور مراتب کی ترقی کی بھی کوئی حد نہین ہے۔

(پھر اصل مضمون تقویٰ پر فرمایا) کہ متقی بننے کیواسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتون جیسے زنا چوری۔ تلف حقوق۔ ریا۔ عجب۔ حقارت۔ بخل۔ کے ترک مین پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ مین ترقی کرے (اس کے لئے حضرت اقدس کی تصنیف اسلام کی فلاسفی اور کشتی نوح مطالعہ کرنی چاہیئے) لوگون سے مروت خوش خلقی۔ ہمدردی سے پیش آوے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ ان باتون سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتون کے جامع ہوتے ہین وہی اصل متقی ہوتے ہین (یعنی اگر ایک ایک خلق فرداً فرداً کسی مین ہو تو اُسے متقی نہ کہینگے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اُسمین نہ ہون) اور ایسے ہی شخصون کے لئے ہے لاخوف علیہم ولاھم یحزنون اور اس کے بعد ان کو کیا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ایسون کا متولی ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ فرماتا ہے وھو یتولی الصالحین حدیث شریف مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہین ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہین ان کے کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتے ہین ان کے پاؤن ہو جاتا ہے جس سے وہ چلتے ہین اور ایک اور حدیث مین ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے مین اس سے کہتا ہون کہ میرے مقابلہ کے لئے طیار رہو اور ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی بچہ اوس کا چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے

خدا کی رحمت کے سر چشمہ سے فائدہ اٹھانیکا اصل قاعدہ یہی ہے (جیسے کہ اوپر ذکر ہوا) اور خدا تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ جیسے اوس انسان کا قدم بڑھتا ہے ویسے ہی پھر خدا کا قدم بڑھتا ہے خدا تعالیٰ کی خاص رحمتین ہر ایک کے ساتھ نہین ہوتین اور اسی لئے جنپر یہ ہوتی ہین ان کے لئے وہ نشان بولی جاتی ہین (اس کی نظیر دیکھلو کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ان کے دشمنون نے کیا کیا کوششین آپکی ناکامیابی کے واسطے کین مگر ایک پیش نگئی حتیٰ کہ قتل کے منصوبے کئے مگر آخر ناکامیاب ہی ہوئے خدا تعالیٰ یہ تجویز پیش کرتا ہے (اس خاص رحمت کے حصول کیواسطے جو اخلاق وغیرہ حاصل کئے جاوین تو ان امرون کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جاوے نہ کہ ہمارے سامنے اپنے دلون مین خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت کا سلسلہ جاری رکھین اور اس کے لئے نماز سے بڑھکر اور کوئی شے نہین ہے کیونکہ روزہ تو ایک سال کے بعد آتے ہین اور زکوۃ صاحب مال کو دینی پڑتی ہے مگر نماز ہے کہ ہر ایک (حیثیت کے آدمی کو) پانچون وقت ادا کرنی پڑتی ہے اسے ہرگز ضائع نکرین اسے بار بار پڑھو اور اس خیال سے پڑھو کہ مین ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑا ہون کہ اگر اس کا ارادہ ہو تو ابھی قبول کر لیوے اسی حالت مین بلکہ اسی ساعت مین بلکہ اسی سیکنڈ مین۔ کیونکہ دوسرے دنیاوی حاکم تو خزانون کے محتاج ہین اور ان کو فکر ہوتی ہے کہ خزانہ خالی ہو جاوے اور ناداری کا ان کو فکر لگا رہتا ہے مگر خدا تعالیٰ کا خزانہ ہر وقت بھرا ہی بھرا ہے جب اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو صرف یقین کی حاجت ہوتی ہے کہ اسے اس امر پر یقین ہو کہ مین ایک سمیع علیم اور خبیر اور قادر ہستی کے سامنے کھڑا ہوا ہون۔ اگر اُسے لہر آجاوے تو ابھی دیدیوے بڑی تضرع سے دعا کرے ناامید اور بدظن ہرگز نہ ہووے اگر اسطرح کرے تو (اس راحت کو) جلدی دیکھ لیویگا اور خدا تعالیٰ کے اور اور فضل بھی شامل حال ہونگے اور خود خدا بھی ملے گا تو یہ طریق ہے جسپر کاربند ہونا چاہیئے مگر ظالم فاسق کی دعا قبول نہین ہوا کرتی کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ ہے اور خدا تعالیٰ بھی اس سے لاپرواہ ہے ایک بیٹا اگر باپ کی پرواہ نکرے اور ناخلف ہو تو باپ کو اس کی پرواہ نہین ہوتی تو خدا کو کیون ہو

ایک صاحب نے عرض کی کہ بلعم باعور کی دعا کیون قبول ہوئی تھی فرمایا وہ ابتلا تھا دعا نہ تھی آخر وہ مارا ہی گیا دعا وہ ہوتی ہے جو کہ خدا کے پیارے کرتے ہین ورنہ یون تو خدا تعالیٰ ہندوؤن کی بھی سنتا ہے اور بعض ان کی مرادین پوری ہو جاتی ہین مگر ان کا نام ابتلا ہے دعا نہین ہے۔ مثلاً اگر خدا سے کوئی روٹی مانگے تو کیا نہ دیگا اس کا وعدہ ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا کتے بلی بھی تو اکثر پیٹ پال لیتے ہین اور کیڑون مکوڑون کو بھی رزق ملتا ہے مگر

اصطفینا کا لفظ خاص موقعون کے لئے ہے یہانتک تقریر حضرت اقدس نے ختم کی تھی جنہون نے ایک تو شیخ نور احمد پلیڈر اور دوسرے عابد علیشاہ صاحب بدو ملہی تھے۔

اس کے بعد حضور انور نے پھر ابو سعید عرب صاحب کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپنے جو ثبوت مسیحیت کے دعوے کے بارے مین پوچھا تھا یہ بہت ضروری بات تھی اور اس کو خوب یاد رکھنا چاہیئے اگر آپ سے کوئی ان ممالک (ملک برہما) مین پوچھے کہ ہماری صداقت کا کیا ثبوت ہے تو مختصر طور پر یہی جواب دینا چاہیئے کہ وہی ثبوت ہے جو کہ موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلعم کے سچے ہونے کا ہے تمام انبیاء کی صداقت کے دو ہی ثبوت ہوتے ہین۔ اول کتب سابقہ مین ان کا ذکر مگر وہ استعارہ کے رنگ مین ضرور ہوتا ہے اور اس مین ایک پہلو ٹھوکر کا بھی ہوتا ہے۔ جیسے یہود کو دھوکا لگا ہے کہ آنحضرت کو تو بنی اسرائیل مین سے آنا چاہیئے تھا بنی اسمٰعیل مین سے کیون ہوئے اور پھر اسیطرح مسیح کے وقت الیاس کی منتظر رہی ان معاملون مین ابتک جھگڑتے ہین اور یہ سب ان کی بکواس ہی اسیطرح ہمارا ذکر کتب سابقہ مین ہے اگر کوئی ہم سے بھی اسیطرح بکواس سے جھگڑا کرے تو وہ بنی مین سے ہوگا۔ دوسرا ثبوت نشانات ہین جس سے بہت صفائی سے استنباط ہوتا ہے وہی ثبوت ہمارے ساتھ بھی ہے اور جس قاعدہ سے خدا تعالیٰ نے یہ نشانات دکھلائے ہین اگر اوسیطرح شمار کرین تو یہ ۲۰ لاکھ سے بھی زیادہ ہو جاتے ہین کیونکہ یاتون من کل فج عمیق اور یاتیک من کل فج عمیق کی تحت مین آکر ہر ایک شخص جو ہمارے پاس آتا ہے اور ہر ایک ہدیہ اور نذر جو پیش ہوتی ہے ایک ایک نشان الگ الگ ہے مگر ہم نے صرف نشان ۱۵۰ نزول مسیح مین درج کئے ہین جسکے ہزارہا گواہ موجود ہین۔ پھر دیکھو کہ یہ کس وقت کی خبر ہے قرآن کی

نصوص۔ حدیث کی اخبار اور مکاشفات اور رویاء وغیرہ سب ہماری تائید مین ہے پھر اس کے علاوہ خدا تعالےٰ کے نشانات پھر زمانہ کی موجودہ ضرورت یہ سب ثبوت پیش کرنے کے قابل ہین

اس وقت خدا کا منشاء ہے کہ لوگون کو غلطیون سے نکالے اور تقوے پر قائم کرے خدا تعالےٰ جس جس کو چاہے گا بلاتا جاویگا یہ اس کی طرف سے ایک دعوت ہے جو بلایا جاتا ہے اُسے فرشتے کھینچ کھینچ کر لے آتے ہین +

۹ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا ادا کین جمعہ مسجد اقصٰی مین ادا کیا بعد نماز جمعہ ایک شخص نے بیعت کی۔ مغرب کی نماز کے بعد جو مجلس حضرت اقدس فرمایا کرتے تھے آج باین وجہ نہ ہوئی کہ حضور کا منشا تھا کہ جو کتاب زیر تصنیف ہے وہ بہت جلد ختم ہو جاوے اور بوجہ علالت طبع سیر بھی ملتوی رہی۔

فجر کی نماز کے بعد آپنے وہ الہام اور وحی سنائے جو کہ البدر نمبر ۱۲ مین شائع ہو چکے ہین +

مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

آج کی ڈائری عصر سے عشا تک البدر صفحہ ۹۳ جلد ۱ پر شائع ہو چکی ہے فجر اور ظہر کی نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں ہوا +

مورخہ ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز یکشنبہ

فجر سے لیکر ظہر تک کے حالات البدر جلد ۱ صفحہ ۹۳ پر شائع ہو چکے ہین کتاب مواہب الرحمن کی تصنیف کے شغل کی کثرت اور علالت طبع کی وجہ سے حضرۃ اقدس نے ظہر و عصر کی نمازین باجماعت جمع کر کے ادا کین اور اسی وجہ سے آپ مغرب و عشاء کی نمازین شامل نہ ہو سکے +

مورخہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز دوشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور کوئی مجلس سوائے ظہر کے وقت کے نہ ہوئی

ظہر — اس وقت ایک شخص نے حضرت اقدس سے عرض کی کہ میرے پاس کچھ زمین ہے مگر ایک عرصہ سے اس کی آبادی کی کوشش کرتا ہون لیکن کوئی کامیابی نہین ہوتی اس لئے اب ارادہ ہے کہ اسے خدا کے نام پر احمدیہ مشن کی خدمت مین وقف کر دون شاید اللہ تعالےٰ اس مین آبادی کر دیوے اور وہ دین کی راہ مین کام آوے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ کی نیت کا ثواب تو خدا تعالیٰ آپ کو دیگا لیکن آپ خود وہان جا کر آبادی کرین اور اخراجات کاشت وغیرہ نکالکر پھر جو کچھ اس مین سے بچا کرے وہ اللہ کے نام پر اس سلسلہ مین دیدیا کرین۔

مورخہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز سہ شنبہ

فجر — اس وقت حضرۃ اقدس نے نماز سے قبل تھوڑی دیر مجلس کی ایک صاحب بابو علی بخش صاحب نے بیعت کی تجدید کی۔

ابو سعید عرب صاحب نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ چونکہ جناب نے جمعرات کو روانہ ہونا ہے اور آدمی زیادہ ہونگے اس لئے ریلوے کے کمرون کو ریزرو کروا لینے سے آرام ہوگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہان یہ امر مناسب ہے کہ تکلیف نہ ہو۔ عرب صاحب نے تجویز کی کہ سیکنڈ کلاس کی نسبت میرا یہ خیال ہے کہ اگر کسی مقام پر کوئی اور احباب ملنے آوین یا ہمراہ بیٹھین تو وہ بیٹھ نہ سکینگے اور بعض وقت کوئی انگریز صاحب بھی آجاوین تو ان کو روکا نہین جاتا۔ اللہ اللہ خدا کے برگزیدون کو دنیاوی کاروبار سے کس قدر بے خبری ہوتی ہے فرمایا ہم تو اس گاڑی مین بیٹھینگے جس مین پاخانہ ہو۔ عرب صاحب نے کہا کہ حضور سیکنڈ کلاس مین بھی جائے ضرور ہوتا ہے اور چونکہ آپ بڑے آدمی ہین اور ایک فرقہ کے لیڈر ہین جناب کو ضرور فسٹ کلاس یا سیکنڈ کلاس مین بیٹھنا چاہئے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ جانے دو ہمین تو اوس پاخانہ والی گاڑی (انٹر میڈیٹ) مین بیٹھنے کی عادت ہے

خاکسار ایڈیٹر نے مولوی جمال الدین صاحب سید والہ کی طرف سے عرض کی کہ ایک حافظ نے ان کو بلا کر بہت ناجائز دھمکیان دی ہین اور کچھ آدمی جو بیعت مین داخل تھے ان کو بہکا کر بیعت سے تو یہ کروائی ہے مولویصاحب نے درخواست کی ہے کہ دعا کی جاوے کہ خدا ان کو نیچا دکھاوے

فرمایا کہ مرتد ہونا یہ بھی ایک سنت اللہ ہے موسیٰ علیہ السلام کے وقت مین بھی مرتد ہوئے آنحضرت کے وقت بھی مرتد ہوئے اور عیسیٰ علیہ السلام کے وقت کا تو ارتداد ہی عجیب ہے۔ خدا کا وعدہ ہے کہ اگر ایک جائیگا تو وہ اس کے بدلے مین ایک جماعت دیدیگا +

چونکہ آج کل رات دن ایک عربی کتاب برائے تبلیغ زیر طبع ہے اور اس کے پروف وغیرہ دیکھے جانے مین صرف اس لئے کمال احتیاط سے کام لیا جاتا ہے کہ فرقہ مولویون نے اب ہر ایک قسم کی بددیانتی غلط بیانی کو حضرۃ میرزا صاحب کے مقابلے مین جائز رکھا ہوا ہے۔ پروف کی صحت پر فرمایا کہ ان لوگون کو کیا علم ہے کہ ہم کسطرح ...... راتون کو کام کر کر کے کتابین چھپواتے ہین اور پھر اگر پھر بھی اس مین کی ذراسی غلطی رہ جاوے تو ان لوگون کو اعتراض کا موقع ملتا ہے حالانکہ خود محمد حسین نے میرے سامنے ایک دفعہ اشاعۃ السنہ کی چھپوائی پر اعتراف کیا کہ ایسی غلطیان ہو جاتی ہین۔ لیکن اب ان لوگون کی حالت مسخ شدہ ہے کہان سے کہان تک نوبت پہنچ گئی ہے۔

ظہر و عصر — دونون نمازین بوجہ علالت طبع و کثرت کار جمع کیگئین۔ اور قبل از نماز حضرت اقدس نے سید فضل شاہ صاحب کو یہ کہا کہ آپکا کمرہ بہت تاریک رہتا ہے اور اس مین نم بھی زیادہ معلوم ہوتی ہے آج کل وبائی دن ہین رعایت اسباب کے لحاظ سے ضروری ہے کہ وہان آگ وغیرہ جلا کر مکان گرم کر لیا کرین

مغرب — اس وقت حضرت اقدس تشریف لائے تو کتاب زیر طبع کی نسبت فرمایا کہ امید ہے کہ یہ معجزہ کیطرح پھیلے گی۔ اور دلون مین داخل ہوگی اول اور آخر کے سب مسائل اس مین آگئے ہین خدا کی قدرت ہے۔ دیر کا باعث ایک یہ ہو جاتا ہے کہ لغات جو دل مین آتے ہین۔ پھر ان کو کتب لغت مین دیکھنا پڑتا ہے۔ میرا دل اس وقت گواہی دیتا ہے کہ اندر فرشتہ بول رہا ہے جب محمد علی صاحب لکھتے ہونگے تو ان کا بھی ایسا ہی حال ہوگا کیونکہ وہ بھی ہماری تائید مین ہی ہے۔ رات آدھی رات جب تک مضمون ختم نہ ہولے جاگتا رہون گا اس واسطے حضرت اقدس نماز پڑھکر تشریف لے گئے۔

عشا — کوئی بات قابل ذکر نہین ہوئی اور نماز ادا کر کے حضرت اقدس دولت سرا مین تشریف لے گئے +

نصوص۔ حدیث کی اخبار اور مکاشفات اور رویاء وغیرہ سب ہماری تائید مین ہے پھر اس کے علاوہ خدا تعالےٰ کے نشانات پھر زمانہ کی موجودہ ضرورت یہ سب ثبوت پیش کرنے کے قابل ہین

اس وقت خدا کا منشاء ہے کہ لوگون کو غلطیون سے نکالے اور تقوےٰ پر قائم کرے خدا تعالےٰ جس جس کو چاہے گا بلاتا جاویگا یہ اس کی طرف سے ایک دعوت ہے جو بلایا جاتا ہے اُسے فرشتے کھینچ کھینچ کرکے آتے ہین +

۹ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا ادا کین جمعہ مسجد اقصیٰ مین ادا کیا بعد نماز جمعہ ایک شخص نے بیعت کی۔ مغرب کی نماز کے بعد جو مجلس حضرت اقدس فرمایا کرتے تھے آج باین وجہ نہ ہوئی کہ حضور کا منشا تھا کہ جو کتاب زیر تصنیف ہے وہ بہت جلد ختم ہو جاوے اور بوجہ علالت طبع سیر بھی ملتوی رہی۔

فجر کی نماز کے بعد آپنے وہ الہام اور وحی سنائے جو کہ البدر نمبر ۱۲ مین شائع ہو چکے ہین +

مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

آج کی ڈائری عصر سے عشا تک البدر صفحہ ۹۳ جلد ۱ پر شائع ہو چکی ہے فجر اور ظہر کی نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں ہوا +

مورخہ ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز یکشنبہ

فجر سے لیکر ظہر تک کے حالات البدر جلد ۱ صفحہ ۹۳ پر شائع ہو چکے ہین کتاب مواہب الرحمٰن کی تصنیف کے شغل کی کثرت اور علالت طبع کی وجہ سے حضرۃ اقدس نے ظہر و عصر کی نمازین باجماعت جمع کرکے ادا کین اور اسی وجہ سے آپ مغرب و عشاء کی نمازین شامل نہ ہو سکے +

مورخہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز دوشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور کوئی مجلس سوائے ظہر کے وقت کے نہ ہوئی

ظہر اس وقت ایک شخص نے حضرت اقدس سے عرض کی کہ میرے پاس کچھ زمین ہے مگر ایک عرصہ سے اس کی آبادی کی کوشش کرتا ہون لیکن کوئی کامیابی نہیں ہوتی اس لئے اب ارادہ ہے کہ اسے خدا کے نام پر احمدیہ مشن کی خدمت مین وقف کر دون شاید اللہ تعالےٰ اس مین آبادی کر دیوے اور وہ دین کی راہ مین کام آوے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ کی نیت کا ثواب تو خدا تعالیٰ آپ کو دیگا لیکن آپ خود وہان جا کر آبادی کرین اور اخراجات کاشت وغیرہ نکالکر پھر جو کچھ اوسمین سے بچا کرے وہ اللہ کے نام پر اس سلسلہ مین دیدیا کرین۔

مورخہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز سہ شنبہ

فجر اس وقت حضرۃ اقدس نے نماز سے قبل تھوڑی دیر مجلس کی ایک صاحب بابو علی بخش صاحب نے بیعت کی تجدید کی۔

ابو سعید عرب صاحب نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ چونکہ جناب نے جمعرات کو روانہ ہونا ہے اور آدمی زیادہ ہونگے اس لئے ریلوے کے کمرون کو ریزرو کروا لینے سے آرام ہوگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہان یہ امر مناسب ہے تا کہ تکلیف نہ ہو۔ عرب صاحب نے تجویز کی کہ سیکنڈ کلاس کی نسبت میرا یہ خیال ہے کہ اگر کسی مقام پر کوئی اور احباب ملنے آوین یا ہمراہ بیٹھین تو وہ بیٹھ نہ سکینگے اور بعض وقت کوئی انگریز صاحب بھی آجاوین تو ان گورو کا نہین جانا۔ اللہ اللہ خدا کے برگزیدون کو دنیا کی کاروبار سے کس قدر بے خبری ہوتی ہے فرمایا ہم تو اس گاڑی مین بیٹھینگے جس مین پاخانہ ہو۔ عرب صاحب نے کہا کہ حضور سیکنڈ کلاس مین بھی جائے ضرور ہوتا ہے اور چونکہ آپ بڑے آدمی ہین اور ایک فرقہ کے لیڈر ہین جناب کو ضرور فسٹ کلاس یا سیکنڈ کلاس مین بیٹھنا چاہئے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ جانے دو ہمین تو اوس پاخانہ والی گاڑی (انٹر میڈییٹ) مین بیٹھنے کی عادت ہے

خاکسار ایڈیٹر نے مولوی جمال الدین صاحب سید والہ کی طرف سے عرض کی کہ ایک حافظ نے ان کو بلا کر بہت ناجائز دھمکیان دی ہین اور کچھ آدمی جو بیعت مین داخل تھے ان کو بہکا کر بیعت سے توبہ کروائی ہے مولویصاحب نے درخواست کی ہے کہ دعا کی جاوے کہ خدا ان کو نیچا دکھاوے

فرمایا کہ مرتد ہونا یہ بھی ایک سنت اللہ ہے موسیٰ علیہ السلام کے وقت مین بھی مرتد ہوئے آنحضرت کے وقت بھی مرتد ہوئے اور عیسیٰ علیہ السلام کے وقت کا تو ارتداد ہی عجیب ہے خدا کا وعدہ ہے کہ اگر ایک جائے گا تو وہ اس کے بدلے مین ایک جماعت دیدیگا +

چونکہ آج کل رات دن ایک عربی کتاب برائے تبلیغ زیر طبع ہے اور اس کے پروف وغیرہ دیکھے جانے مین صرف اس لئے کمال احتیاط سے کام لیا جاتا ہے کہ فرقہ مولویون نے اب ہر ایک قسم کی بددیانتی غلط بیانی کو حضرۃ میرزا صاحب کے مقابلے مین جائز رکھا ہوا ہے۔ پروف کی صحت پر فرمایا کہ ان لوگون کو کیا علم ہے کہ ہم کسطرح ...... راتون کو کام کر کر کے کتابین چھپواتے ہین اور پھر اگر پریس مین کی ذراسی غلطی رہ جاوے تو ان لوگون کو اعتراض کا موقع ملجاتا ہے حالانکہ خود محمد حسین نے میرے سامنے ایک دفعہ اشاعت السنہ کی چھپوائی پر اعتراف کیا کہ ایسی غلطیان ہو جاتی ہین۔ لیکن اب ان لوگون کی حالت مسخ شدہ ہے کہان سے کہان تک نوبت پہنچ گئی ہے۔

ظہر و عصر دونون نمازین بوجہ علالت طبع و کثرت کار جمع کیگئین۔ اور قبل از نماز حضرت اقدس نے سید فضل شاہ صاحب کو یہ کہا کہ آپکا کمرہ بہت تاریک رہتا ہے اور اس مین نم بھی زیادہ معلوم ہوتی ہے آج کل وبائی دن ہین رعایت اسباب کے لحاظ سے ضروری ہے کہ وہان آگ وغیرہ جلا کر مکان گرم کر لیا کرین

مغرب اس وقت حضرت اقدس تشریف لائے تو کتاب زیر طبع کی نسبت فرمایا کہ امید ہے کہ یہ معجزہ کیطرح پھرے گی۔ اور دلون مین داخل ہوگی اول و آخر کے سب مسائل اس مین آگئے ہین خدا کی قدرت ہے۔ دیر کا باعث ایک یہ ہو جاتا ہے کہ لغات جو دل مین آتے ہین۔ پھر ان کو کتب لغت مین دیکھنا پڑتا ہے۔ میرا دل اس وقت گواہی دیتا ہے کہ اندر فرشتہ بول رہا ہے جب محمد علی صاحب لکھتے ہونگے تو ان کا بھی ایسا ہی حال ہوگا کیونکہ وہ بھی ہماری تائید مین ہی ہے۔ رات آدھی رات جب تک مضمون ختم نہ ہولے جاگتا رہون گا اس واسطے حضرت اقدس نماز پڑھکر تشریف لے گئے۔

عشا کوئی بات قابل ذکر نہین ہوئی اور نماز ادا کرکے حضرت اقدس دولت سرا مین تشریف لے گئے +

درس قرآن مجید

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اولئک علی ھدی من ربھم و اولئک ھم المفلحون

یہی لوگ (جنکا اوپر ذکر ہوا) اپنے رب سے ہدایت پر ہین اور یہی وہ لوگ ہین جو مظفر و منصور ہونگے۔

اس سے سابقہ آیات مین متقی کی تعریف اور معنے بیان کرکے اب اللہ تعالے نے بطور نتیجہ کے بتلادیا کہ متقیون کے لئے اس کتاب سے ہدایت پر ہونے کے یہ معنے ہین کہ جب انسان ایمان بالغیب رکھکر اور حقوق الٰہی اور حقوق العباد کو کما حقہ ادا کرکے اور خداتعالےٰ کے کلیم ہونے پر ایمان لاکر اپنے اعمال کے نتائج اور ثمرات پر کامل یقین رکھتا ہے تو ہر ایک حجاب دور ہوکر اس کو کامیابی نصیب ہوتی ہے اور متقی کے ہدایت پر ہونے کی یہ ایک دلیل بیان فرمائی ہے کہ اگر وہ کامیاب ہوجاوین تو پھر ان کی کامیابی ان کے راہ راست پر ہونے کی دلیل ہے۔ دعوی کرکے دشمن پر ایک خاص غلبہ پانا ایک خاص نشان صداقت کا ہوتا ہے آنحضرت اور آپ کی جماعت کو دیکھو۔ اللہ تعالی کا یہ کس قدر احسان ہے اور کیسا شکر کا مقام ہے کہ ہم لوگون کو اب ان باتون کو سماعی طور پر ہی نہین ماننا پڑتا ہے بلکہ خدا کے کرم و تفضل سے ایک علی ھدی اور مفلح وجود ہمارے زمانہ مین موجود ہے اور عرصہ بائیس سال سے جو کامیابی وہ دشمنون پر حاصل کررہا ہے وہ اس کے راہ راست پر ہونے کی دلیل ہے اور یہی وہ منہاج نبوت ہے جسکو وہ دکھلاتا ہے اور بدبخت نادان دشمن نہین دیکھتے۔

(اگر ہمارے ناظرین اس وقت اپنے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات کو مد نظر رکھکر پھر قرآن کا مطالعہ کرین تو ایک ایک آیت کی زندہ نظیر اور چشم دید مشاہدہ ان کو اس زمانہ مین نظر آجاویگا اور معلوم ہوگا کہ قرآن کی ایک ایک آیت نازل ہورہی ہے +)

کامیابی یعنی امن آرام اور سکھ کی زندگی کے اسباب اور اس کے اصول اس مین اللہ تعالےٰ نے بیان فرماکر آگے مغضوب علیھم گروہ کے حالات بیان کئے ہین

ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون + بیشک وہ لوگ جنہون نے انکار کیا اور تیرے انذار اور عدم انذار کو برابر جانا وہ مومن نہ بنینگے کفروا۔ یعنی اپنے اختیار سے کفر کیا۔ کفر کے معنے انکار۔ حق کو چھپانا۔ ڈھانک دینا۔ اور یہ سب باتین انسان کے اختیار مین ہین جسطرح ادویات مین خواص اور تاثیرات ہین کہ جو انکو استعمال کرتا ہے وہ اُنسے ضرور موثر ہوتا ہے اسیطرح انسانی اعمال کی بھی تاثیرات ہین کہ اثر کرتا ہے اور وہ اثر اوس کی ایمانی حالت مین ایک کیفیت پیدا کرتا ہے اور جسطرح سے کہ ایک طبیب اغذیہ اور ادویہ کے خواص سے واقف انسانون کو مفید اور مضر اشیاء کا علم بتلاتا ہے اور جو اس کی بتلائی ہوئی بات پر یقین کرکے عمل کرتے ہین وہ سکھ اور امن سے رہتے ہین اور جو نہین عمل کرتے بلکہ اوس کے علم کو غیر ضروری خیال کرکے اپنی ضد اور ہٹ پر رہتے ہین وہ دکھ میں ہوگئے ہین اسیطرح انبیاء کو انسانی اعمال اور افعال اور اقوال کے خواص کا علم ہوتا ہے وہ ایسے وقت مین آتے ہین جبکہ انسان بستر بیماری پر ہوتے ہین یعنی ایک معالج کے حکم مین انکے پاس آتے ہین جو لوگ اس کی باتون کا انکار کرتے ہین اور جن مضر باتون سے وہ روکتا ہے اُس سے نہین رکتے بلکہ اس کی ضرورت کو ہی محسوس نہین کرتے وہ ضرور دکھ پاتے ہین۔ یہی بلا اب اس زمانہ مین بھی لوگون کو لاحق حال ہے کہ ایک نذیر کے وجود اور عدم وجود کو برابر خیال کررہے ہین اس آیت مین خداتعالےٰ نے ایمان نہ لانے کی وجہ یہ تبلائی ہے کہ انہون نے ایمان بالغیب سے کام نہ لیا اور کفر کیا اور آخرت یعنی نتائج اعمال پر جو یقین چاہیئے تھا اس کے نہ ہونے سے ایک مامور کے ڈرانے اور نہ ڈرانے کو برابر جانا یعنی اُس کی ضرورت نہ سمجھی نتیجہ اس سے یہ نکلا کہ جب خدا تعالی کی کسی نعمت کی قدر نہین کی جاتی اور ایک شے کے ہونے اور نہ ہونے کو یکسان سمجھا جاتا ہے تو وہ ایمان جسپر بڑے بڑے علوم حقہ کا مدار ہوتا ہے اُسے نصیب نہین ہوتا جیسے کہ اس سے پیشتر کسی حصہ درس قرآن مین ذکر ہوا ہے کہ اگر ایک شخص اوستاد کے بتلانے پر الف کو الف اور ب کو ب نہ مانے تو پھر وہ تحصیل علم سے محروم رہیگا اسیطرح جب ایک شخص عربی یا انگریزی زبان کے سیکھنے اور نہ سیکھنے کو برابر خیال کرے تو وہ ان دونون زبانون سے کیا فائدہ حاصل کریگا۔ کچھ بھی نہین اسیطرح سے جو لوگ خدا کے مامورون پر ایمان نہین لاتے اور ان کی ہدایتون پر عمل درآمد نہین کرتے وہ دولت ایمان سے تہیدست رہتے ہین۔ ایمان اس وقت نصیب ہوتا ہے جبکہ انذار کو ترجیح دیوے اور یہ بھی انسان کا اختیاری امر ہے

کیونکہ ایمان لانے اور کفر کرنے مین خدا نے کسی کو مجبور نہین کیا بلکہ فرمایا انا ھدینٰہ السبیل اما شاکرا و اما کفورا۔ یعنی ہم نے اوسے راستہ دکھادیا ہے۔ اب وہ خواہ شاکر ہو خواہ کافر۔ بلکہ ایک جگہ فرمایا ہے ولو شاء اللہ لجعل الناس علی ھدی یعنی خدا نے اگر جبر کرنا ہوتا تو ہدایت کے واسطے کرتا کہ سب کے سب مومن ہوجاتے +

اللہ لعلم للساعۃ پ ۲۵ ع ۱۱

حضرت حکیم نورالدین صاحب کے آگے اکثر احمدی بھائی بعض مولویون کی طرف سے یہ سوال پیش کیا کرتے ہین چونکہ ابن مریم قیامت کی نشانی ہین یا علامت اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ وہ زندہ ہین اور قریب قیامت آوین گے اس کا جواب جو حکیم صاحب دیا کرتے ہین اُسے فائدہ عام کی خاطر یہان درج کرتے ہین

اول۔ یہان لفظ علم کا بہ عین مکسور ہے جس کے معنے یہ لوگ علامت یا نشانی کہتے ہین حالانکہ وہ لفظ جس کے معنے علامت یا نشانی ہے عَلَم بہ عین مفتوح ہے سو اول تو ان کی خاطر لغت کو محرف مبدل کیا جاوے تو ان کے معنے تسلیم کئے جاوین

دوم۔ یہان لفظ ساعت کا ہے جس کے معنے قیامت کے کئے جاتے ہین حالانکہ یہ لفظ عذاب اور گھڑی یعنی وقت کے معنون پر آتا ہے اور قیامت صغرا یعنی ایک قوم کی موت یا تباہی پر بھی استعمال ہوتا ہے کوئی خصوصیت اسے قیامت کبرا سے نہین اور اگر فرض کر لیا جاوے کہ انہ کی ضمیر ابن مریم کیطرف ہو تو اس کے معنے یہ ہوئے کہ ابن مریم کے ذریعہ اوس عذاب کی گھڑی کا علم حاصل ہوتا ہے جو کہ یہودیون پر آتا ہے۔ چنانچہ ابن مریم کے بعد یہودی طیطوس رومی کے ہاتھون سخت تباہ و برباد ہوئے

سوم۔ یہان ابن مریم کو ساعت کا علم کہا گیا ہے اور اسی سورۃ کے اگلے رکوع ۱۳ مین لکھا ہے عندہ علم الساعۃ والیہ ترجعون یعنی ساعت کا علم خدا کے پاس ہے اور تم نے اسی کے پاس جانا ہے تو جب ساعۃ کا علم خدا کے پاس ہوا تو جو شے ساعت کا علم ہوگی وہ خدا کے پاس ہوگی پس اگر ابن مریم ساعت کا علم ہے تو اُسے خدا کے پاس ہونا چاہئے مگر کسطرح جیسے کہ ہم نے بھی خدا کے پاس ہونا ہے۔ اسیطرح دیکھو یہان بھی لفظ ترجعون کہا ہے اور ہماری نسبت بھی ہے انا للہ و انا الیہ راجعون تو گویا جیسے ہم نے خدا کے پاس جانا ہے ویسے ہی مسیح بھی خدا کے پاس ہین اور اس سے وفات ثابت ہوئی۔

چہارم اس سورت مین جیسے انہ یہان آیا ہے ویسے ہی اور جگہ بھی آیا ہے اور وہان اکثر جگہ قرآن شریف مراد ہی تو یہ معنے ہوئے کہ قرآن شریف قیامت کی بات کا خوب علم بتاتا ہے اور یہ بالکل سچ ہے۔

تازہ حالات

۵ فروری کی ڈائری سے ایک حصہ

آج کل زمانہ بہت خراب ہو رہا ہے قسم قسم کی شرک بدعت اور خرابیاں پیدا ہو گئی ہین بیعت کے وقت جو اقرار کیا گیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا یہ اقرار خدا کے ساتھ اقرار ہے اب چاہیئے کہ اس پر موت تک خوب قائم رہو ورنہ سمجھو کہ بیعت نہین کی اور اگر قائم رہو گے تو اللہ تعالیٰ دین دنیا مین برکت دیگا۔ اپنے اللہ کے منشاء کے موافق پوری پوری تقویٰ اختیار کرو۔ زمانہ نازک ہے۔ قہر الٰہی نمودار ہو رہا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنا لیگا وہ اپنی جان اور اپنی آل و اولاد پر رحم کریگا۔ دیکھو انسان روٹی کھاتا ہے جب تک سیری اُسکے موافق پوری مقدار نہ کھاوے تو اس کی بھوک نہین جاتی اگر وہ ایک بھورہ روٹی کا کھا لیوے تو کیا وہ بھوک سے نجات پا لیگا ہرگز نہین اور اگر وہ ایک قطرہ پانی کا اپنے حلق مین ڈالے تو وہ قطرہ اُسے ہرگز بچا نہ سکے گا بلکہ باوجود اس قطرے کے وہ مریگا حفظ جان کے واسطے وہ قدر محتاط جس سے زندہ رہسکتا ہے۔ جب تک نہ کھاوے اور نہ پیوے نہین بچ سکتا۔ یہی حال انسان کی دینداری کا ہے جب تک اوس کی دینداری اس حد تک نہ ہو کہ سیری ہو بچ نہین سکتا۔ دینداری تقوےٰ۔ خدا کے احکام کی اطاعت کو اوس حد تک کرنا چاہیئے جیسے روٹی اور پانی کو اوس حد تک کھاتے اور پیتے ہین جس سے بھوک اور پیاس چلی جاتی ہے +

خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا کی بعض باتون کو نہ ماننا اس کی سب باتون کو ہی چھوڑ دینا ہوتا ہے اگر ایک حصہ شیطان کا ہو اور ایک خدا کا تو خدا کہتا ہے کہ سب ہی شیطان کا ہے اللہ تعالیٰ حصہ داری کو پسند نہین کرتا۔ یہ سلسلہ اوس کا اوسی لئے ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آوے اگرچہ خدا کی طرف آنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ایک قسم کی موت ہے مگر آخر زندگی بھی اسی مین ہے۔ جو اپنے اندر سے شیطانی حصہ نکالکر باہر پھینکدیتا ہے وہ مبارک انسان ہوتا ہے اور اس کے گھر اور نفس اور شہر سب جگہ اس کی برکت پہونچتی ہے لیکن اگر اس کے حصہ مین ہی تھوڑا آیا ہے تو وہ برکت نہ ہو گی۔

جب تک بیعت کا اقرار عملی طور پر نہو بیعت کچھ چیز نہین ہے جس طرح سے ایک انسان کے آگے تم بہت سی باتین زبان سے کرو مگر عملی طور پر کچھ بھی نہ کرو تو وہ خوش نہ ہو گا اسی طرح معاملہ خدا کا ہے وہ سب غیرتمندون سے زیادہ غیرتمند ہے کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک تو تم اس کی اطاعت کرو۔ پھر ادھر اس کے دشمنون کی بھی اطاعت کرو اس کا نام تو نفاق ہے انسان کو چاہیے کہ اس مرحلہ مین زید و بکر کی پرواہ نہ کرے مرتے دم تک اوس پر قائم رہو

بدی کی دو قسمین ہین ایک خدا کے ساتھ شرک کرنا اس کی عظمت کو نہ جاننا۔ اس کی عبادت اور اطاعت مین کسل کرنا۔ دوسری یہ کہ اوس کے بندون پر شفقت نہ کرنی اون کے حقوق ادا نکرنے۔ اب چاہیئے کہ دونون قسمون ...... کی خرابی نکرو۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت مین کیا ہے اوس پر قائم رہو خدا کے بندون کو تکلیف نہ دو۔ قرآن کو بہت غور سے پڑھو۔ اوس پر عمل کرو۔ ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتون اور مشرکانہ مجلسون سے بچو۔ پانچون وقت نماز کو قائم رکھو غرضیکہ کوئی ایسا حکم الٰہی نہ ہو جسے تم ٹالدو بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بیجا کینے بغض۔ حسد سے پاک کرو۔ یہ باتین ہین جو خدا تم سے چاہتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ کبھی کبھی آتے رہو جب تک خدا نہ چاہے کوئی آدمی بھی نہین چاہتا نیکی کی توفیق وہی دیتا ہے۔ دو عمل ضرور خیال رکھو ایک دعا دوسرے ہم سے ملتے رہنا۔ تاکہ تعلق بڑھے اور ہماری دعا کا اثر ہو۔

ابتلاء سے کوئی خالی نہین رہتا جب سے یہ سلسلہ انبیاء اور رسل کا چلا آرہا ہے جس نے حق کو قبول کیا ہے اُس کی ضرور آزمائش ہوتی ہے اسیطرح یہ جماعت بھی خالی نہ رہے گی گرد و نواح کے مولوی کوشش کرینگے کہ تم اس راہ سے ہٹ جاؤ تم کو کفر کے فتوے دیوینگے لیکن یہ سب کچھ پہلے ہی سے اسیطرح ہوتا چلا آیا ہے لیکن اس کی پرواہ نکرنی چاہیئے جوانمردی سے اس کا مقابلہ کرو۔

پھر بیعت کنندگان نے منکرین کے ساتھ نماز پڑھنے کو پوچھا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ ان لوگون کے ساتھ ہرگز نہ پڑھو۔ اکیلے پڑھ لو جو ایک ہو گا وہ جلد دیکھیگا کہ ایک اور اس کے ساتھ ہو گیا ہے ثابت قدمی دکھاؤ ثابت قدمی مین ایک کشش ہوتی ہے اگر کوئی جماعت کا نہو[ص] جو ہمین زبان سے برا نہین کہتا وہ عملی طور سے کہتا ہے کہ حق کو قبول نہیں کرتا ہان ہر ایک کو سمجھاتے رہو خدا کسی نہ کسی کو ضرور کھینچ لیویگا۔ جو شخص نیک نظر آوے سلام وعلیک اس سے رکھو لیکن اگر وہ شرارت کرے تو پھر یہ بھی ترک کردو (نماز باجماعت مین ایک دوسرے انسان کیساتھ چند منٹ کا تعلق ہوتا ہے جو فوراً مسجد سے باہر آنے پر ٹوٹ جاتا ہے خدا کا مامور اس کو پسند نہین کرتا تعجب ہے ان لوگون پر جو بیعت کے بعد اپنی دامادی مین ایسون کو لیتے ہین جنکا تعلق اول تو دین دوسرے اس سلسلہ سے بالکل نہین (ایڈیٹر)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق دلچسپ خبرین اور غیر ممالک مین اس سلسلہ کا اثر

ہمارے ناظرین کو اس بات کا علم ہو گا کہ شاید تین ماہ کا عرصہ گذرا کہ حضرت امام حجۃ اللہ علی الارض کیطرف سے ایک رسالہ انگریزی مضمون بعنوان "اہل اسلام کی تباہی کی نسبت ڈاکٹر ڈوئی کی ایک پیشگوئی کا جواب" بلاد امریکہ و یورپ مین شائع ہوا تھا جس مین حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسٹر ڈوئی کو لکھا تھا کہ بجائے اس کے کہ آپ تمام اہل اسلام کو تباہی کی دھمکی دیوین میرے مقابلہ پر آوین اور اپنی صداقت کا ثبوت اس طرح سے دیوین کہ جو ہم مین سے کاذب ہے وہ پہلے مر جاوے۔ نیز اس مین مسیح علیہ السلام کی قبر کا نقشہ اور اپنی تصویر بھی دی تھی اور لکھا تھا کہ مسٹر ڈوئی تو عیسیٰ کو تمام دنیا کا خدا مانتا ہے حالانکہ مین اُسے پیغمبر اور ایک عاجز انسان مانتا ہون۔ اگر ڈوئی کو مسیح کی الوہیت کا یقین ہے تو "مجوزہ دعا مباہلہ کو ایک ہزار اشخاص کے دستخط کے ساتھ شائع کردے جب میرے پاس وہ اشتہار پہونچیگا تو اسیطرح ایک ہزار اشخاص کی دستخط کے ساتھ مین بھی دعائے مباہلہ شائع کر دونگا اور حق واضح ہو جاویگا

اس رسالہ کی اشاعت پر آسٹریلیا سے بلرن کا ایک اخبار بسر سٹیر ذیل کے ریمارک دیتا ہے۔

مسٹر ڈوئی اس قابل نہین ہے کہ مصنف رسالہ کا مقابلہ کر سکے۔ مسیح علیہ السلام کی قبر کے واقعہ سے بہت دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس سے پیشتر ہمکو علم نتھا کہ مسیح ہندوستان مین آیا اور وہان فوت ہوا۔ لیکن اس بات کو تسلیم کر نیسے کہ مسیح مردہ سے زندہ ہو کر آسمان پر گیا حالانکہ آسمان کا وجود ثابت نہین اس کے کشمیر مین دفن ہونے کا واقعہ بہت قابل تسلیم ہے اور ہمین امید ہے کہ یہ قبر ایسی ہی اصلی اور تحقیق شدہ ہو گی جیسی کہ ملپٹائن مین ہو سکتی ہے اور جسطرح سے عیسائی لوگ ان باتون کو ثابت کر سکتے ہین جو کہ وہ مسیح کی نسبت اقرار کرتے" ہین اسی طرح

[ص] تو نماز اکیلے پڑھو مگر جو اس سلسلہ مین نہین اس کے ساتھ ہرگز نہ پڑھو ہرگز نہ پڑھو +

تازہ حالات

۵ فروری کی ڈائری سے ایک حصّہ

آج کل زمانہ بہت خراب ہو رہا ہے قسم قسم کی شرک بدعت اور خرابیان پیدا ہو گئی ہین بیعت کے وقت جو اقرار کیا گیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھون گا یہ اقرار خدا کے ساتھ اقرار ہے اب چاہیے کہ اس پر موت تک خوب قائم رہو ورنہ سمجھو کہ بیعت نہین کی اور اگر قائم رہو گے تو اللہ تعالیٰ دین دنیا مین برکت دیگا۔ اپنے اللہ کے منشاء کے موافق پوری پوری تقوی اختیار کرو۔ زمانہ نازک ہی۔ قہر الٰہی نمودار ہو رہا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنا لیگا وہ اپنی جان اور اپنی آل و اولاد پر رحم کریگا دیکھو انسان روٹی کھاتا ہے جب تک سیری کے موافق پوری مقدار نہ کھاوے تو اس کی بھوک نہین جاتی اگر وہ ایک بھورہ روٹی کا کھا لیوے تو کیا وہ بھوک سے نجات پا ئیگا ہرگز نہین اور اگر وہ ایک قطرہ پانی کا اپنے حلق مین ڈالے تو وہ قطرہ اُسے ہرگز بچا نہ سکے گا بلکہ باوجود اس قطرے کے وہ مریگا حفظ جان کے واسطے وہ قدر محتاط جس سے زندہ رہ سکتا ہے۔ جب تک نہ کھاوے اور نہ پیوے نہین بچ سکتا۔ یہی حال انسان کی دینداری کا ہے جب تک اوس کی دینداری اس حد تک نہ ہو کہ سیری ہو بچ نہین سکتا۔ دینداری تقوے۔ خدا کے احکام کی اطاعت کو اوس حد تک کرنا چاہیے جیسے روٹی اور پانی کو اوس حد تک کھاتے اور پیتے ہین جس سے بھوک اور پیاس چلی جاتی ہے+

خوب یاد رکھنا چاہیے کہ خدا کی بعض باتون کو نہ ماننا اس کی سب باتون کو ہی چھوڑ دینا ہوتا ہے اگر ایک حصہ شیطان کا ہو اور ایک خدا کا تو خدا کہتا ہے کہ سب ہی شیطان کا ہے اللہ تعالیٰ حصہ داری کو پسند نہین کرتا۔ یہ سلسلہ اوس کا اوسی لئے ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آوے اگرچہ خدا کی طرف آنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ایک قسم کی موت ہو مگر آخر زندگی بھی اسی مین ہے۔ جو اپنے اندر سے شیطانی حصہ نکال کر باہر پھینک دیتا ہے وہ مبارک انسان ہوتا ہو اور اس کے گھر اور نفس اور شہر سب جگہ اس کی برکت پہونچتی ہے لیکن اگر اس کے حصہ مین ہی تھوڑا آیا ہے تو وہ برکت نہ ہو گی۔

جب تک بیعت کا اقرار عملی طور پر نہ ہو بیعت کچھ چیز نہین ہے جس طرح سے ایک انسان کے آگے تم بہت سی باتین لسان سے کرو مگر عملی طور پر کچھ بھی نہ کرو تو وہ خوش نہ ہوگا اسی طرح معاملہ خدا کا ہے وہ سب غیرتمندون سے زیادہ غیرتمند ہے کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک تو تم اس کی اطاعت کرو۔ پھر ادھر اس کے دشمنون کی بھی اطاعت کرو اس کا نام تو نفاق ہے انسان کو چاہیے کہ اس مرحلہ مین زید و بکر کی پرواہ نہ کرے مرتے دم تک اوس پر قائم رہو

بدی کی دو قسمین ہین ایک خدا کے ساتھ شرک کرنا اس کی عظمت کو نہ جاننا۔ اس کی عبادت اور اطاعت مین کسل کرنا۔ دوسری یہ کہ اوس کے بندون پر شفقت نہ کرنی اون کے حقوق ادا نکرنے۔ اب چاہیے کہ دونون قسمون...... کی خرابی نکرو۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت مین کیا ہے اوس پر قائم رہو خدا کے بندون کو تکلیف نہ دو۔ قرآن کو بہت غور سے پڑھتے ہو۔ اوس پر عمل کرو۔ ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتون اور مشرکانہ مجلسون سے بچو۔ پانچون وقت نماز کو قائم رکھو غرضیکہ کوئی ایسا حکم الٰہی نہ ہو جسے تم ٹال دو بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بیجا کینے بغض۔ حسد سے پاک کرو۔ یہ باتین ہین جو خدا تم سے چاہتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ کبھی کبھی آتے رہو جب تک خدا نہ چاہے کوئی آدمی بھی نہین چاہتا نیکی کی توفیق وہی دیتا ہے۔ دو عمل ضرور خیال رکھو ایک دعا دوسرے ہم سے ملتے رہنا۔ تاکہ تعلق بڑھے اور ہماری دعا کا اثر ہو۔

ابتلاء سے کوئی خالی نہین رہتا جب سے یہ سلسلہ انبیاء اور رسل کا چلا آرہا ہے جس نے حق کو قبول کیا ہے اس کی ضرور آزمائش ہوتی ہے اسیطرح یہ جماعت بھی خالی نہ رہے گی گرد و نواح کے مولوی کوشش کرینگے کہ تم اس راہ سے ہٹ جاؤ تم کو کفر کے فتوے دیوینگے لیکن یہ سب کچھ پہلے ہی سے اسیطرح ہوتا چلا آیا ہے لیکن اس کی پرواہ نہ کرنی چاہیے جوانمردی سے اس کا مقابلہ کرو۔

پھر بیعت کنندگان نے منکرین کے ساتھ نماز پڑھنے کو پوچھا۔ حضرت نے فرمایا کہ ان لوگون کے ساتھ ہرگز نہ پڑھو۔ اکیلے پڑھ لو جو ایک ہو گا وہ جلد دیکھیگا کہ ایک اور اس کے ساتھ ہو گیا ہے ثابت قدمی دکھاؤ ثابت قدمی مین ایک کشش ہوتی ہے اگر کوئی جماعت کا نہو[ه] جو ہمین زبان سے برا نہین کہتا وہ عملی طور سے کہتا ہے کہ حق کو قبول نہیں کرتا ہان ہر ایک کو سمجھاتے رہو خدا کسی نہ کسی کو ضرور کھینچ لیویگا۔ جو شخص نیک نظر آدی سلام وعلیک اس سے رکھو لیکن اگر وہ شرارت کرے تو پھر یہ بھی ترک کر دو (نماز باجماعت مین ایک دوسرے انسان کیساتھ چندمنٹ کا تعلق ہوتا ہے جو فوراً مسجد سے باہر آتے ہی ٹوٹ جاتا ہے خدا کا مامور اس کو پسند نہین کرتا تعجب ہے ان لوگون پر جو بیعت کے بعد اپنی دامادی مین ایسون کو لیتے ہین جنکا تعلق اول تو دین دوسرے اس سلسلہ سے بالکل نہین (ایڈیٹر)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق دلچسپ خبرین اور غیر ممالک مین اس سلسلہ کا اثر

ہمارے ناظرین کو اس بات کا علم ہوگا کہ شاید تین ماہ کا عرصہ گذرا کہ حضرت امام حجۃ اللہ علی الارض کیطرف سے ایک رسالہ انگریزی مضمون بعنوان ’’اہل اسلام کی تباہی کی نسبت ڈاکٹر ڈوئی کی ایک پیشگوئی کا جواب‘‘ بلاد امریکہ و یورپ مین شائع ہوا تھا جس مین حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسٹر ڈوئی کو لکھا تھا کہ بجائے اس کے کہ آپ تمام اہل اسلام کو تباہی کی دھمکی دیوین میرے مقابلہ پر آوین اور اپنی صداقت کا ثبوت اس طرح سے دیوین کہ جو ہم مین سے کاذب ہے وہ پہلے مر جاوے۔ نیز اس مین مسیح علیہ السلام کی قبر کا نقشہ اور اپنی تصویر بھی دی تھی اور لکھا تھا کہ مسٹر ڈوئی تو عیسیٰ کو تمام دنیا کا خدا مانتا ہے حالانکہ مین اوسے پیغمبر اور ایک عاجز انسان مانتا ہون۔ اگر ڈوئی کو مسیح کی الوہیت کا یقین ہے تو مجوزہ دعا مباہلہ کو ایک ہزار اشخاص کے دستخط کے ساتھ شائع کر دے جب میرے پاس وہ اشتہار پہونچیگا تو اسیطرح ایک ہزار اشخاص کی دستخط کے ساتھ مین بھی دعائے مباہلہ شائع کر دون گا اور حق واضح ہو جاویگا

اس رسالہ کی اشاعت پر آسٹریلیا سے بلرن کا ایک اخبار بسر ٹیڑ ذیل کے ریمارک دیتا ہے۔

مسٹر ڈوئی اس قابل نہین ہے کہ مصنف رسالہ کا مقابلہ کر سکے۔ مسیح علیہ السلام کی قبر کے واقعہ سے بہت دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس سے پیشتر ہمکو علم نہ تھا کہ مسیح ہندوستان مین آیا اور وہان فوت ہوا۔ لیکن اسبات کو تسلیم کرنے سے کہ مسیح مردہ سے زندہ ہو کر آسمان پر گیا حالانکہ آسمان کا وجود ثابت نہین اس کے کشمیر مین دفن ہونے کا واقعہ بہت قابل تسلیم ہے اور ہمین امید ہے کہ یہ قبر ایسی ہی اصلی اور تحقیق شدہ ہو گی جیسی کہ ملپٹائن مین ہو سکتی تھی اور جسطرح سے عیسائی لوگ ان باتون کو ثابت کر سکتے ہین جو کہ وہ مسیح کی نسبت اقرار کرتے ہین اسی طرح

[ه] تو نماز اکیلے پڑھو مگر جو اس سلسلہ مین نہین اس کے ساتھ ہرگز نہ پڑھو ہرگز نہ پڑھو+

مصنف رسالہ بھی تواریخی اور منطقی طریق سے مسیح کے
اس انجام کو ثابت کرسکتا ہے جس کا اس نے اظہار کیا ہے
اور مجھے سب سے بڑھکر خوشی یہ ہے کہ یہ گتاخ اور چنڈال
پادری جن انجیلوں کی ہندوستان میں اشاعت کر رہے
ہیں حالانکہ خود ان کا ان پر ایمان نہیں ہے ہندو اور
مسلمان بڑے جوش کے ساتھ ان کا مقابلہ کر رہے ہیں اور
اگرچہ ہمارا اپنا کوئی مذہب نہیں ہے تاہم ہماری بڑی آرزو
ہے کہ مصنف رسالہ کو عیسائیوں کے مقابلے کامیابی اور
فتح ہو کیونکہ اس عیسویت سے بڑھکر کوئی دوسرا مذہب
جھوٹا اور برائیوں اور آفتوں سے بھرا ہوا نہیں ہو سکتا

اسیطرح حضرۃ اقدس نے مسٹر پگٹ مدعی مسیح انگلینڈ
کیطرف ایک اشتہار مباہلہ کے رنگ میں روانہ کیا تھا جس کی
اشاعت ہندوستان سے باہر صرف یورپ اور امریکہ کے بلاد
کے لئے تھی اوس پر ولایتی اخبار رفری تھکر لکھتا ہے کہ
مسٹر پگٹ کا ایک سخت حریف ہندوستان میں ہے اس کا
سرکلر ہمارے پاس پہنچا ہے۔ اس کے مصنف میرزا غلام احمد
صاحب ایک عظیم الشان خاص عام کو دیتے ہیں اور چونکہ
اون کے نام کے ساتھ اور بھی چند ایک نام ملے ہوئے
ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سچے مسیح ہیں جو کہ عیسیٰ
کی روحانیت اور صفات لیکر آئے ہیں ایک لاکھ سے
زیادہ ان کے پیرو ہیں اور ان کی قناعت کی بنیاد نشانوں
اور خوارق عادات پر ہے وہ بڑی سختی سے مسٹر پگٹ کو
ان کی مقدر تقدیر کی اطلاع دیتے ہیں میرزا غلام احمد
صاحب نے اپنی زندگی میں مسٹر پگٹ کی موت کو اپنی صداقت
کا معیار ٹھہرایا ہے جسکا ظہور دعا کے ذریعے سے ہونا ہے
وہ لکھتے ہیں کہ اگر مسٹر پگٹ سے میں پیشتر مر جاؤں تو میں
نہ خدا کی طرف سے اور نہ سچا مسیح ہوں۔ ہماری رائے میں
.... بیشک یہ ایک عمدہ مقابلہ ہے دو مدعیان مسیحیت کا جھگڑا
موت کی دعا سے فیصلہ ہو جانا ایک قابل تعریف مجادلہ ہے
اور فریقین سے جس کی دعا کا اثر بذریعہ موت کے ہوگا وہ یقیناً
فاتح تسلیم ہوگا۔

ایک پادری کی کرتوت

اخبار جیرالڈ ٹن کے حوالہ سے لبر ملیٹر اسٹریلیا
بلدن سے لکھتا ہے کہ پولیس کورٹ میں
ایک پادری ریورنڈ آرتھر چارج کٹس پر یہ
مقدمہ دائر ہے کہ اس نے ایک ۱۶ سالہ لڑکی کانسٹنس
رائٹ سے ایک ناجائز اور قابل شرم معاملہ کیا
لڑکی اور پادری اور ایک لڑکا باغ میں پھر
رہے تھے کہ پادری نے اوس لڑکے کو بہانہ سے
کھسکا دیا اور جب لڑکا درختوں کے نیچے تھا
تو پادری صاحب نے اس لڑکی کے لباس کے اندر اپنے ہاتھ
داخل کیے لڑکا دور سے دیکھ رہا تھا جس نے رد کیا
تو پادری صاحب نے اس سے معافی چاہی اور کہا کہ
میں جو گیا لڑکی نے اپنی ماں سے آکر شکایت
کی اور اس کے باپ نے اوس پادری کو ایک دو اور
شہادتوں کے روبرو بلاکر پوچھا پادری نے اقرار کیا اس
کے اقرار پر اوس پر نالش کر دی گئی۔ اب پادری صاحب
ضمانت پر رہا ہیں۔

پادری صاحب نے کیوں معافی مانگی کہنا تھا کہ مسیح گناہ کا
کفارہ ہو چکا۔ ایڈیٹر

منظوم الکلام الفصیح فی تعلیم المسیح

کشتی نوح منظوم

ڈرائیں نہ کچھ تم کو لعنت کی ظلمت — حقیقت میں اس کی نہیں کچھ حقیقت
نہ پیدا ہو کچھ بیکلی دل کی کل میں — ہوا ہو کے اڑ جائیگی پل کی پل میں
مگر لعنت آسمانی بلا ہے — تباہی میں ہے اس پہ جو مبتلا ہے
ریاکاریوں کو سپر مت بناؤ — نہ اسطرح تم اپنی درگت بناؤ
یہ دھوکے کی ٹٹی ہی رکھی رہیگی — سدا کی یہ لعنت کی لاتیں سہیگی
وہ قادر خدا جو خدا ہے تمہارا — چھپی اور کھلی اوس پہ ہے آشکارا
نظر اس کی پاتال تک دیکھتی ہے — ہر اک بال کی کھال تک دیکھتی ہے
جو ہو تیرے نزدیک تو ہو جاؤ سیدھے — نکھر جاؤ کچھ ہو جو میلے کچیلے
اگر تم ہو ٹھوکر سے ٹکرے ہو گر آؤ — گناہوں کی سب میل کچیل دھو کے آؤ
تو دل ابھی اگر تم میں کچھ تیرگی ہے — تو پھر چشم دل میں بڑی خیرگی ہے
اگر تم میں کچھ شمہ بھی کبر کا ہے — دناعوت میں کچھ جو بڑھ رہا ہے
جو ہو خود پسندی سے تن تن کے چلتے — بڑی ہی خود نمائی سے بن بن کے چلتے
اگر کسل سے تم کو اٹھنا ہی دو بھر — قبول خدا کا شرف پاؤ کیونکر
کہیں چدباتوں میں دھوکا کھاؤ — کہ سمجھو جو کرنا تھا سب کر چکے ہو
خدا چاہتا ہے کہ ہستی بدلدو — جو تم کھلانے میٹھے ہو تو کڑوی اگل دو
ابھی چاہتا ہے کہ گردن کو کھا دو — یہ نابود ہستی کے جھگڑے مٹا دو
جو اس خاک فانی پہ پھیرو گے پانی — ملیگی تمہیں اک نئی زندگانی
تم آپس میں غیر و تنگ ہو کے بیٹھو — دلوں سے کدورت کو تم دھو کے بیٹھو
کرو عند دل سے گناہ برادر — بہر حال ہو جنگ سے عفو بہتر
جو بھائی سے رشتہ نہیں جوڑتا ہے — کٹے گا وہ پیوند کو توڑتا ہے
وہ ایکے کا دشمن شرارت کی جڑ ہے — وہ گانٹھ بس کی مرادوں کی جڑ ہے
کسی سے ذرا میل دل میں نہ لاؤ — ہر اک جذبہ نفس کو بھون کھاؤ
تذلل میں اور رنگ میں مزا ہے — جو سچ ہو بہر سانچ کو آنچ کیا ہے
اگر جھوٹے بنکر تذلل دکھاؤ — مغرور ... کی ... اپنی کہلاؤ
اٹھو فرہی نفس کی جلد توڑ دو — غرور اور تکبر کی عادت کو چھوڑ دو
پکڑ نفس سرکش کی گردن مروڑ دو — اسی زور سے دیکھے جھٹکے جھنجوڑ دو
کہ جس تنگ در میں گھس ہو بلانے — کہاں اس میں اک فربہ انسان جائے
بڑا ہی وہ بدبخت ہے جو نہ جانے — کہ یہ اوس خدا کے ہیں سب کارخانے

(باقی آئندہ)

مبائعین کے نام

نام	نام
سید زین العابدین صاحب	مسماۃ خورشید بی زوجہ رحمت اللہ صاحب
سید عظمت اللہ سجادہ قاضی	رحمت اللہ صاحب مشائخ
سید ضیاء الدین صاحب	سید عبد الرزاق مشائخ سٹور
سید قاسم مشائخ	سید احمد مشائخ
سید عبد الخالق برادر قاضی	میاں صاحب فرزند عبد الرزاق صاحب
سید عبد الہادی برادر قاضی	بسم اللہ صاحب فرزند سید احمد صاحب
سید حسین برادر قاضی	بابا میاں صاحب
سید عبد الغنی برادر قاضی	سید مرتضیٰ حسین قاضی
سید رضوان الدین برادر قاضی	جعفر حسین برادر قاضی
سید دائم برادر قاضی	اکبر حسین ۔ عنایت احمد ۔ و
سید منیر الدین صاحب	منظور احمد و بشیر احمد و
سید شاہ علی صاحب	عبد السلام و سید سراج الدین
سید نظام الدین صاحب	امیر بی بی زوجہ سید "
سید ریاض الدین صاحب	راحت بی بنت سید فخر الدین
سید برہان الدین صاحب	سید فخر الدین صاحب ولد
سید چنو صاحب	اسحاق الدین و مسماۃ حفیظہ بی بی
سید بسم اللہ صاحب	مسماۃ محبوب بی زوجہ سید
سید عبد اللقا مشائخ	ضیاء الدین صاحب
سید عبد الغنی قاضی	حشمت بی زوجہ بابا میاں
سید نور الدین صاحب	امین بی و امیر بی بنت سید
سید سراج الدین برادر قاضی	یوسف صاحب مشائخ
سید رکن الدین صاحب "	مسماۃ صاحب بی زوجہ سید حسین
سید جلال الدین صاحب	مسماۃ بی بی زوجہ منیر صاحب
سید امین الدین صاحب	سالو بی بی و بے جان بی بی
سید عباس علی صاحب	بنت منیر الدین صاحب
محمد امام الدین صاحب	مسماۃ محبوب بی ۔
مسماۃ نذیر بی زوجہ زین العابدین	حامد بی ۔ خورشید بی ۔ سرو بی ۔
ظہور الدین صاحب	بےمان ۔ امتیاز بی ۔ جوہر بی
ابو الفیض صاحب	زہرہ بی و دلیر بی ۔ بابیابی
مسماۃ احمدی بی	زوجہ شاہ علی صاحب مرحوم
مسماۃ کلثوم بی بی	
مسماۃ امام بی بی	
مسماۃ خورشید بی بی زوجہ سید	
ابراہیم مشائخ دبارو	
سید یوسف اللہ صاحب "	

یہ ان مبائعین کے نام ہیں جن کا
ذکر ہم نے ٹائٹل پیج پر کیا ہے
ان تمام صاحبان نے طاعون سے
خوف زدہ ہو کر حضرت احمد رسل

مطبع الصدیق قادیان دار الامان میں شیخ فیض علی صابر احمدی کے اہتمام سے چھپا